(حصہ دوم)

﴿مختصر مشقی سوالات کے جوابات﴾

سوال نمبر 2: سوالات کے مختصر جوابات دیں۔

س1۔ قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ نے یکم جولائی 1948ء کو سٹیٹ بینک کا افتتاح کرتے ہوئے کیا فرمایا؟

جواب: سٹیٹ بینک کا افتتاح:

یکم جولائی 1948ء کو قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ نے سٹیٹ بینک کا افتتاح کرتے ہوئے فرمایا:

"مغرب کا معاشی نظام انسانیت کے لیے ناقابلِ حل مسائل پیدا کر رہا ہے اور یہ لوگوں کے درمیان انصاف قائم کرنے میں ناکام رہا ہے۔ ہمیں دنیا کے سامنے ایک ایسا معاشی نظام پیش کرنا چاہیے جو اسلام کے صحیح تصورِ مساوات اور سماجی انصاف کے اصولوں پر مبنی ہو۔"

س2۔ دو قومی نظریہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: دو قومی نظریہ:

دو قومی نظریہ سے مراد یہ ہے کہ برصغیر پاک و ہند میں دو بڑی قومیں ہندو اور مسلمان آباد ہیں۔ یہ دونوں قومیں صدیوں تک ایک دوسرے کے ساتھ رہنے کے باوجود آپس میں گھل مل نہ سکیں۔

س3۔ نظریۂ پاکستان کی تعریف کریں۔

جواب: نظریۂ پاکستان:

نظریۂ پاکستان سے مراد ایک الگ خطۂ زمین کا حصول ہے جس میں مسلمانانِ برصغیر قرآن و سنت کی روشنی میں اسلامی اقدار اور نظریات کو محفوظ کر سکیں اور اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی اسلام کے روشن اصولوں کے تحت گزار سکیں۔

س4۔ عقیدۂ رسالت کی تعریف کریں۔

جواب: عقیدۂ رسالت:

عقیدۂ رسالت کا مطلب تمام رسولوں پر ایمان لانا، دائرہ اسلام میں آنے کے لیے لازم ہے کہ رسالت کو دل و جان سے تسلیم کیا جائے اور کسی اعتبار سے بھی اس میں شک وشبہ نہ کیا جائے۔ قرآنِ مجید اور اسوۂ رسول ﷺ کو سرچشمۂ ہدایت ماننا اور حضرت محمد خاتم النبیین ﷺ کو اللہ تعالیٰ کا آخری رسول اور آخری نبی ماننا اور یہ ایمان رکھنا کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا، عقیدۂ رسالت کا لازمی جزو ہے اور جو اس کا انکار کرے وہ مسلمان نہیں ہو سکتا۔

س5۔ ہندوستان میں ایسٹ انڈیا کمپنی قائم کرنے کا مقصد کیا تھا؟

جواب: **ایسٹ انڈیا کمپنی کے قیام کا مقصد:**

انگریزوں نے ایسٹ انڈیا کمپنی 1600ء میں قائم کی۔ کمپنی ہندوستان میں ایسی معاشی پالیسیاں بناتی تھی جس کا زیادہ سے زیادہ مالی فائدہ خود انگریزوں کو ہوتا تھا۔

س6۔ ''اب یا پھر کبھی نہیں''(Now OR Never) کے عنوان سے شہرۂ آفاق کتابچہ کب اور کس نے جاری کیا؟

جواب: **شہرۂ آفاق کتابچہ:**

اب یا پھر کبھی نہیں (Now or Never) کے عنوان سے شہرۂ آفاق کتابچہ چودھری رحمت علی نے 28 جنوری 1933ء کو جاری کیا۔

﴿اضافی مختصر سوالات کے جوابات﴾

س7۔ نظریہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: **نظریہ:**

''نظریہ سے مراد ایسا ضابطہ یا پروگرام ہے جس کی بنیاد فلسفہ و تفکر پر رکھی گئی ہو اور انسانی زندگی کے مختلف پہلوؤں مثلاً سیاسی، معاشرتی اور تہذیبی مسائل کے لیے کوئی لائحہ عمل بنایا گیا ہو۔''

نظریہ سے مراد:

معنی کے لحاظ سے نظریہ سے مراد سوچ یا مقصد ہے جب کہ اصطلاحی معنوں میں نظریہ کی تعریف اس طرح بھی کی جا سکتی ہے:

☆ کسی شے کو وجود میں لانے کے لیے ذہن میں جو سوچ، فکر اور نقشہ ابھرتا اور قائم ہوتا ہے، نظریہ کہلاتا ہے۔

☆ کسی بھی مقصد کے حصول کے لیے بنایا گیا فکری خاکہ نظریہ کہلاتا ہے۔

☆ کسی خاص مقصد کے لیے کسی قوم کی اجتماعی سوچ کا ایک بات پر متفق ہو جانا بھی نظریہ کہلاتا ہے۔

س8۔ مشترکہ مذہب سے کیا مراد ہے؟

جواب: مشترکہ مذہب:

مشترکہ مذہب سے مراد ہے کہ کسی بھی معاشرے کے افراد کا تعلق ایک ہی مذہب سے ہو۔ جب تمام لوگ ایک ہی مذہب کے پیروکار ہوں تو وہ ان کا مشترکہ مذہب کہلاتا ہے۔ پاکستانی قوم دینِ اسلام کی بنیاد پر وجود میں آتی ہے۔ پاکستانی قوم کا مشترکہ مذہب اسلام ہے۔

س9۔ انیسویں صدی میں برصغیر پاک و ہند میں جنم لینے والی ہندو تحریکوں کے نام اور مقاصد بیان کریں۔

جواب: ہندو تحریکیں اور ان کے مقاصد:

انیسویں صدی میں برصغیر پاک و ہند میں کئی ہندو تحریکوں مثلاً آریا سماج اور برہمو سماج وغیرہ نے جنم لیا۔ جن کا مقصد ہندو ازم کی اشاعت اور مسلمانوں کو نیچا دکھانا تھا۔

س10۔ آریا سماج اور برہمو سماج کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟/ برصغیر پاک و ہند میں ہندو تحریکوں نے مسلم دشمنی میں کیا کردار ادا کیا؟

جواب: آریا سماج اور برہمو سماج:

انیسویں صدی میں برصغیر پاک و ہند میں کئی ہندو تحریکوں مثلاً آریا سماج اور برہمو سماج نے جنم لیا۔ جن کا مقصد ہندو ازم کی اشاعت اور مسلمانوں کو نیچا دکھانا تھا۔ آریا سماج کے بانی پنڈت دیانند سرسوتی نے تو حد کردی تھی۔ اس نے شدھی کے نام سے ایک پروگرام شروع کیا جس کا مقصد غیر ہندوؤں کو زبردستی ہندو یعنی شدھی (ہندو ذہن کے مطابق پاک) بنانا تھا۔ برہمو سماج کا بانی راجہ رام موہن رائے بھی مسلم دشمنی میں مسلمانوں کے خلاف تقاریر کرتا تھا۔

س11۔ نظریہ کی اہمیت کے کوئی سے چار نکات لکھیے۔

جواب: نظریہ کی اہمیت:

نظریے کی اہمیت درج ذیل نکات سے بخوبی واضح ہو جاتی ہے:

1۔ نظریہ لوگوں کی سوچ کی عکاسی کرتا ہے۔
2۔ نظریہ سے اقوام زندہ نظر آتی ہیں۔
3۔ نظریہ قوم کو متحد رکھنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔
4۔ نظریہ انقلاب کو جنم دیتا ہے اور اس کی وجہ سے نئی راہیں نکلتی ہیں۔

س12۔ مسلم ملت کی اساس کے حوالے سے علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے کیا فرمایا؟

جواب: مسلم ملت کی اساس کے حوالے سے فرمان:

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے مسلم ملت کی اساس کے حوالے سے حقیقی تصور اپنے اشعار میں یوں پیش کیا:

اپنی ملت پر قیاس اقوامِ مغرب سے نہ کر خاص ہے ترکیب میں قومِ رسولِ ہاشمی ﷺ
اُن کی جمعیت کا ہے ملک و نسب پر انحصار قوتِ مذہب سے مستحکم ہے جمعیت تری

س13۔ 11 اگست 1947ء کو پاکستان کی دستور ساز اسمبلی میں قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ نے اسلامی ریاست کے تصور کی وضاحت کرتے ہوئے کیا فرمایا؟

جواب: قائد رحمۃ اللہ علیہ کی نظر میں اسلامی ریاست کا تصور:

11 اگست 1947ء کو پاکستان کی دستور ساز اسمبلی میں آپ نے اسلامی ریاست کے تصور کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا:

''آپ عبادت کے لیے اپنی مخصوص عبادت گاہوں میں جانے کے لیے آزاد ہیں۔ آپ کا تعلق

چاہے کسی عقیدے سے ہو، ریاست کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ پاکستان کے تمام شہری مساوی ہیں اور انھیں مساوی حقوق حاصل ہوں گے۔"

س14۔ نظریۂ پاکستان کے عناصر کون کون سے ہیں؟

جواب: نظریۂ پاکستان کے عناصر:

عقائد، عبادات، قانون کی حکمرانی، اخوت و مساوات اور عدل و انصاف نظریۂ پاکستان کے عناصر ہیں۔

س15۔ ایمان کسے کہتے ہیں؟

جواب: ایمان:

عقائد میں توحید، رسالت، آخرت، ملائکہ اور الہامی کتابوں پر ایمان لانا شامل ہے۔ عقائد کے مجموعے کو ایمان کہتے ہیں۔

س16۔ عقیدۂ توحید سے کیا مراد ہے؟

جواب: عقیدۂ توحید:

عقیدۂ توحید سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ساری کائنات کا خالق اور مالک ہے۔ وہ واحد اور یکتا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور نہ ہی کوئی چیز اس کے علم سے باہر ہے۔

س17۔ "اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ" کا ترجمہ اور تشریح لکھیں۔

جواب: ترجمہ اور تشریح:

(بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔) یعنی کوئی شے اسکی قدرت سے باہر نہیں (سورۃ البقرہ، آیت نمبر 20)

س18۔ "اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً" کا ترجمہ اور تشریح لکھیں۔

جواب: ترجمہ اور تشریح:

(میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں۔) کے مطابق انسان کی حیثیت اللہ تعالیٰ کے نائب کی ہے لہٰذا مسلمانوں کے لیے اللہ تعالیٰ کے احکام پر چلنا ضروری ہے۔ (سورۃ البقرۃ، آیت نمبر 30)

س19۔ ارکانِ اسلام بالترتیب لکھیں۔

جواب: ارکانِ اسلام:

اسلام کے پانچ اہم ارکان ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ توحید و رسالت 2۔ نماز 3۔ زکوٰۃ 4۔ روزہ 5۔ حج

س20۔ اسلام میں نماز کی اہمیت کے متعلق لکھیے۔/ نماز کے بارے میں قرآن پاک کی آیت کا ترجمہ لکھیں۔ (L.B. 2022)

جواب: نماز کی اہمیت:

اسلام کا دوسرا اہم رکن نماز ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کئی مقامات پر نماز کی ادائیگی کا حکم دیا ہے۔ نماز کو مقررہ اوقات کے مطابق ادا کرنا فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے:

اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا○

ترجمہ: "بے شک نماز کا مومنوں پر اوقات مقررہ میں ادا کرنا فرض ہے۔" (سورۃ النساء، آیت نمبر: 103)

س21۔ زکوٰۃ کی معاشی اہمیت لکھیں۔

جواب: زکوٰۃ کی اہمیت:

اسلام کا تیسرا اہم رکن زکوٰۃ ہے۔ زکوٰۃ مالی عبادت ہے اور اسلام کے معاشی نظام کی مضبوطی کا ذریعہ ہے۔ زکوٰۃ کے نظام کی وجہ سے دولت چند ہاتھوں میں اکٹھی ہونے کے بجائے گردش میں رہتی ہے اور معاشرے کے غریب طبقے تک بھی پہنچ جاتی ہے۔

س22۔ اسلام کے چوتھے رکن کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: اسلام کا چوتھا رکن:

اسلام کا چوتھا اہم رکن روزہ ہے۔ تمام عبادات کی طرح روزہ بھی فرض کا بہترین اظہار ہے اور بندے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان قربت کا ذریعہ ہے۔

س23۔ حج کی اہمیت لکھیں۔

جواب: حج کی اہمیت:

حج اسلام کا پانچواں رکن ہے جو صاحب استطاعت لوگوں پر فرض ہے۔ حج کے موقع پر اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ کی پکار مسلمانوں کے اتحاد اور بھائی چارے کی ایسی مثال ہے جو دنیا میں کہیں نظر نہیں آتی۔

س24۔ اخوت ہمیں کس بات کا درس دیتی ہے؟

جواب: اخوت:

اخوت اس بات کا درس دیتی ہے کہ آپس میں برادرانہ تعلقات قائم ہونے چاہییں تا کہ کسی کے حقوق چھینے نہ جا سکیں اور نہ ہی کوئی کمزور پر ظلم کرے۔

س25۔ اخوت کے بارے میں آپ ﷺ کا کیا ارشاد مبارک ہے؟

جواب: آپ ﷺ کا ارشاد مبارک:

اخوت کے بارے میں حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ ایک مسلمان، دوسرے مسلمان کا بھائی ہے وہ اس کے ساتھ دھوکا نہیں کرتا اور اس کے ساتھ خیانت نہیں کرتا اور اس کی غیبت نہیں کرتا (سنن الترمذی، حدیث نمبر 2747)۔

س26۔ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی شاعری میں مساوات کا اظہار کن الفاظ میں کیا ہے؟

جواب: اقبال رحمۃ اللہ علیہ کی نظر میں مساوات:

اسلامی معاشرہ میں جہاں اخوت اور بھائی چارے کو مقام حاصل ہے وہاں مساوات پر بھی زور دیا گیا ہے۔ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے الفاظ میں:

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز نہ کوئی بندہ رہا اور نہ کوئی بندہ نواز

س27۔ آپ ﷺ نے اپنے آخری خطبہ میں مساوات کا اظہار کن الفاظ میں فرمایا؟

جواب: آخری خطبہ اور مساوات:

آپ ﷺ نے اپنے آخری خطبہ میں مساوات کے بارے میں یوں فرمایا:

''اے لوگو! بے شک تمھارا رب بھی ایک ہے اور تمھارا باپ بھی ایک۔ آگاہ ہو! کسی عربی کو کسی عجمی پر، کسی عجمی کو کسی عربی پر، کسی سفید فام

کو کسی سیاہ فام پر اور کسی سیاہ فام کو کسی سفید فام پر کوئی فضیلت حاصل نہیں۔ فضیلت کا معیار صرف تقویٰ ہے۔'' (مسند احمد، حدیث نمبر 22391)

س 28۔ اللہ تعالیٰ نے مساوات نسلِ انسانی کا درس دیتے ہوئے سورۃ الحجرات میں کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: ارشادِ باری تعالیٰ:

اللہ تعالیٰ نے مساوات نسلِ انسانی کا درس دیتے ہوئی سورۃ الحجرات میں یوں ارشاد فرمایا ہے:

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّ اُنْثٰى وَ جَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآىِٕلَ لِتَعَارَفُوْا ؕ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ؕ

ترجمہ: لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور عورت سے پیدا کیا اور تمھاری قومیں اور قبیلے بنائے تا کہ ایک دوسرے کو شناخت کرو اور اللہ کے نزدیک تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے۔ (سورۃ الحجرات، آیت نمبر:13)

س 29۔ عدل و انصاف کی اہمیت کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: عدل و انصاف:

عدل و انصاف کے بغیر کوئی بھی معاشرہ ترقی نہیں کر سکتا لہٰذا عدل و انصاف کا تقاضا ہے کہ معاشرہ میں ہر کسی کو اس کا حق ملے۔ جہاں انصاف پر مبنی معاشرہ ہوگا وہاں معاشرے کی دوسری خرابیاں خود بخود ٹھیک ہو جائیں گی کیوں کہ اس طرح کوئی کسی کا حق غصب نہیں کر سکے گا۔ سزا کے خوف سے کوئی بے ایمانی یا نا انصافی کا مرتکب نہ ہوگا۔

س 30۔ آپ ﷺ کی عملی زندگی سے عدل و انصاف کی کوئی ایسی مثال لکھیں جس سے اس کی اہمیت واضح ہو جائے۔

جواب: عدل و انصاف کی مثال:

حضور اکرم ﷺ نے عدل و انصاف کی بہت سی مثالیں چھوڑی ہیں۔ جو دنیا کے لیے نمونہ ہیں۔ ایک دفعہ قبیلہ بنو مخزوم کی عورت نے چوری کی اور آپ ﷺ سے سفارش کی گئی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تم سے پہلے قومیں اسی لیے تباہ و برباد ہوگئیں کہ ان میں جب کوئی بڑا آدمی جرم کرتا تھا تو اسے سزا نہیں دی جاتی تھی اور اگر کوئی چھوٹا آدمی جرم کرتا تو اس پر حد لاگو کر دی جاتی تھی۔ خدا کی قسم! اگر فاطمہ بنت محمد خاتم النبیین ﷺ بھی چوری کرتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔ (صحیح البخاری، حدیث نمبر:3475)''

س 31۔ اسلام کی اشاعت کے سلسلے میں محمد بن قاسم کا کردار بیان کیجیے۔

جواب: محمد بن قاسم اور اسلام کی اشاعت:

برصغیر میں دو قومی نظریے کی ابتدا مسلمانوں کی آمد اور محمد بن قاسم کی فتح سندھ سے ہوئی۔ 712ء میں عرب نوجوان سپہ سالار محمد بن قاسم نے سندھ کے راجہ داہر کو شکست دی۔ محمد بن قاسم کے ساتھ کچھ عرب تبلیغ اسلام کے لیے بھی آئے اور وہ مستقل طور پر سندھ اور ملتان میں آباد ہو گئے۔ محمد بن قاسم کے حسنِ سلوک، رواداری اور انصاف نے مقامی لوگوں کو اس قدر متاثر کیا کہ وہ اُسے اوتار اور دیوتا سمجھنے لگے۔ تبلیغ کرنے والوں نے ان لوگوں کو اسلام کی سیدھی، سچی اور توحید کی راہ دکھائی اور یہ لوگ بخوشی دائرۂ اسلام میں داخل ہو گئے۔

س 32۔ سلطنتِ دہلی میں حکومت کرنے والے خاندانوں کے نام لکھیے۔ (L.B. 2022)

جواب: سلطنتِ دہلی کے حکومتی خاندان:

سلطنتِ دہلی کا دورِ حکومت 1526ء تک رہا جس میں خاندانِ غلاماں، خاندانِ خلجی، خاندانِ تغلق، سادات اور لودھی خاندان نے حکومت کی۔

س33۔ مغلیہ دورِ حکومت کے مشہور حکمران کون تھے؟

جواب: مشہور مغلیہ حکمران:

مغلیہ دورِ حکومت میں بابر، ہمایوں، اکبر، جہانگیر، شاہجہاں اور اورنگ زیب مشہور حکمران تھے۔

س34۔ آخری مغل حکمران کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: آخری مغل حکمران:

آخری مغل حکمران بہادر شاہ ظفر کو انگریزوں نے 1857ء کی جنگِ آزادی میں شکست دینے کے بعد رنگون (میانمار) میں قید کر دیا جہاں وہ بعد میں انتقال کر گئے اور وہیں دفن ہوئے۔

س35۔ سر سید احمد خان نے دو قومی نظریے کی اصطلاح کب اور کیوں استعمال کی؟

جواب: دو قومی نظریے کی اصطلاح:

1867ء میں بنارس میں اردو، ہندی تنازع کے موقع پر آپ نے واضح اعلان کیا کہ مسلمان اور ہندو الگ الگ قومیں ہیں۔

س36۔ سر سید احمد خان نے مسلمانوں کی سیاسی ترقی کے لیے راستہ کیسے ہموار کیا؟

جواب: مسلمانوں کی سیاسی ترقی کے لیے کردار:

1885ء میں سر سید احمد خان نے مسلمانوں کو سیاسی جماعت کانگریس میں شمولیت سے منع کر کے ان کے سیاسی حقوق کا تحفظ کیا۔ اس کے بعد سر سید نے محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کا پلیٹ فارم مہیا کر کے مسلمانوں کی سیاسی ترقی کے لیے راستہ ہموار کیا۔

س37۔ چودھری رحمت علی کا تعارف بیان کیجیے۔

جواب: تعارف:

چودھری رحمت علی اسلامیہ کالج لاہور کے نامور طالب علم تھے۔ جنوری 1931ء میں انھوں نے کیمبرج کالج میں قانون کے شعبے میں اعلیٰ تعلیم کے لیے داخلہ لیا۔ 1933ء میں آپ نے لندن میں پاکستان نیشنل موومنٹ کی بنیاد رکھی۔ 28 جنوری 1933ء کو انھوں نے ''اب یا پھر کبھی نہیں'' (Now OR Never) کے عنوان سے چار صفحات پر مشتمل ایک مشہور کتابچہ لکھا جس میں انھوں نے مسلمانوں کی الگ ریاست کا نام ''پاکستان'' تجویز کیا۔

س38۔ چودھری رحمت علی نے دو قومی نظریے کی وضاحت کرتے ہوئے کیا فرمایا؟

جواب: چودھری رحمت علی کی نظر میں دو قومی نظریہ:

چودھری رحمت علی نے دو قومی نظریہ کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا: ''برصغیر میں کئی اقوام آباد ہیں۔ ان میں دو بڑی قومیں ہندو اور مسلمان ہیں جو صدیوں سے ایک دوسرے کے ساتھ رہنے کے باوجود آپس میں گھل مل نہ سکیں۔ اُن کی بنیادی اصول اور رہن سہن کے طریقے ایک دوسرے سے اس قدر مختلف ہیں کہ سیکڑوں برس کی ہمسائیگی اور ایک حکومت کے زیرِ سایہ رہنے کے باوجود اُن میں مشترکہ قومیت کا تصور پیدا نہ ہوسکا۔''

س39۔ ہندوستان کے مسلمان کس طرح انگریزوں کے ہاتھوں معاشی محرومی کا شکار ہوئے؟

جواب: مسلمانوں کی معاشی محرومی:

1۔ انگریزوں نے مسلمانوں کی زمینیں چھین کر دوسری اقوام کو دے دیں۔

2۔ انگریزوں نے ہندوؤں کو معمولی عہدوں سے ترقی دے کر اعلیٰ عہدوں تک پہنچادیا۔

3۔ مسلمانوں کو سرکاری ملازمتوں سے نکال دیا ان پر آئندہ کے لیے سرکاری ملازمت کا حصول مشکل بنادیا گیا۔

4۔ مسلمانوں کو پہلے سے فائز اعلیٰ عہدوں سے ہٹادیا گیا اور نئے عہدوں سے بھی محروم رکھا گیا۔

س40۔ علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مشہور خطبہ الٰہ آباد میں کیا فرمایا؟

جواب: خطبہ الٰہ آباد:

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا" مجھے ایسا نظر آتا ہے کہ اور نہیں تو شمال مغربی ہندوستان کے مسلمانوں کو بالآخر ایک اسلامی ریاست قائم کرنا پڑے گی۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ اس ملک میں اسلام بحیثیت تمدنی قوت زندہ رہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ ایک مخصوص علاقے میں اپنی مرکزیت قائم کرے۔ میں صرف ہندوستان میں اسلام کی فلاح و بہبود کے خیال سے ایک منظم اسلامی ریاست کے قیام کا مطالبہ کرر ہا ہوں"

س41۔ قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ نے قومیت کے بارے میں کیا فرمایا؟ (L.B. 2022)

جواب: قومیت کے بارے میں فرمان:

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:" قومیت کی جو بھی تعریف کی جائے مسلمان اس تعریف کی رو سے الگ قوم ہیں۔ وہ اس بات کا حق رکھتے ہیں کہ اپنی الگ مملکت قائم کریں۔ مسلمانوں کی یہ خواہش ہے کہ وہ اپنی روحانی، اخلاقی، تمدنی، اقتصادی، معاشرتی اور سیاسی زندگی کی مکمل نشوونما کریں اور اس مقصد کے لیے جو طریقہ اپنانا چاہیں وہ اپنائیں۔"

س42۔ قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ نے قرارداد لاہور میں خطبہ صدارت دیتے ہوئے کیا فرمایا؟

جواب: خطبۂ صدارت:

قرارداد لاہور 23 مارچ 1940ء کو پیش ہوئی جس میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے خطبہ صدارت دیتے ہوئے فرمایا:

"ہندو اور مسلمان دو علیحدہ مذاہب سے تعلق رکھتے ہیں جو بالکل مختلف عقائد پر قائم ہیں اور مختلف نظریات کی عکاسی کرتے ہیں۔ دونوں اقوام کے ہیروز، رزمیہ کہانیاں اور واقعات ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ لہٰذا دونوں قوموں کو ایک لڑی میں پرونے کا مقصد برصغیر کی تباہی ہے کیوں کہ یہ برابری کی سطح پر نہیں بلکہ اقلیت اور اکثریت کے روپ میں موجود ہیں۔ برطانوی حکومت کے لیے بہتر ہوگا کہ ان دونوں قوموں کے مفادات کو مدنظر رکھتے ہوئے برصغیر کی تقسیم کا اعلان کرے جو کہ تاریخی اور مذہبی لحاظ سے ایک صحیح قدم ہوگا۔"

س43۔ 29 دسمبر 1940ء کو احمد آباد میں خطاب کرتے ہوئے قائداعظم نے رحمۃ اللہ علیہ کیا فرمایا؟

جواب: احمد آباد میں خطاب:

29 دسمبر 1940ء کو احمد آباد میں خطاب کرتے ہوئے قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:" پاکستان صدیوں سے موجود رہا ہے شمال مغرب مسلمانوں کا وطن رہا ہے، ان علاقوں میں مسلمانوں کی آزاد ریاستیں قائم ہونی چاہییں تاکہ وہ اسلامی شریعت کے مطابق اپنی زندگی بسر کریں۔"

س44۔ قیام پاکستان کے بعد قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ نے کیا فرمایا؟/اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کے بارے میں قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ نے کیا فرمایا؟

جواب: قائد کا فرمان:

قیام پاکستان کے بعد آپ نے فرمایا:" ہمیں پنجابی، سندھی، بلوچی اور پٹھان کے جھگڑوں سے بالاتر ہوکر سوچنا چاہیے۔ ہم صرف اور صرف پاکستانی ہیں۔ اب ہمارا فرض ہے کہ پاکستانی بن کر زندگی گزاریں۔ اس کے علاوہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اقلیتوں کو مکمل تحفظ دینے

اور برابری کے حقوق دینے کا اعلان کیا، یہی اسلام کی بنیادی تعلیم ہے۔"

س45۔ 11 اکتوبر 1947ء کو حکومتِ پاکستان کے افسران سے خطاب کرتے ہوئے قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ نے کیا فرمایا؟

جواب: **حکومتِ پاکستان کے افسران سے خطاب:**

11 اکتوبر 1947ء کو حکومتِ پاکستان کے افسران سے خطاب کرتے ہوئے قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

"ہمارا نصب العین یہ ہے کہ ہم ایک ایسی مملکت تخلیق کریں جہاں ہم آزاد انسانوں کی طرح رہ سکیں، جو ہماری تہذیب وتمدن کی روشنی میں پھلے پھولے اور جہاں اسلام کے معاشرتی انصاف کے اصولوں کو ابھارنے کا موقع ملے۔"

س46۔ چودھری رحمت علی کب پیدا ہوئے اور انھوں نے کہاں سے تعلیم حاصل کی؟ (L.B. 2022)

جواب: **چودھری رحمت علی:**

چودھری رحمت علی 1897 میں پیدا ہوئے آپ نے اسلامیہ کالج لاہور اور کیمبرج یونیورسٹی برطانیہ سے تعلیم حاصل کی۔

[WEBSITE: [redacted].FRE[redacted]

(حصہ دوم)

﴾مختصر مشقی سوالات کے جوابات﴿

سوال نمبر 2: سوالات کے مختصر جوابات دیں۔

س1۔ تحریک علی گڑھ کے بنیادی مقاصد تحریر کریں۔ (L.B. 2022)

جواب: تحریک علی گڑھ کے بنیادی مقاصد

سر سید احمد خان کی تحریک علی گڑھ کے مقاصد درج ذیل تھے:

1۔ حکومت اور مسلمانوں کے درمیان اعتماد بحال کرنا۔

2۔ مسلمانانِ برصغیر کو جدید علوم اور انگریزی زبان سیکھنے کی طرف راغب کرنا۔

3۔ مسلمانانِ برصغیر کو سیاست سے باز رکھنا۔

س2۔ مسلم لیگ کے قیام کے پس منظر میں کیا محرکات شامل تھے؟

جواب: مسلم لیگ کا قیام 1906ء:

30 دسمبر 1906ء کو ڈھاکہ میں مسلم لیگ کا قیام عمل میں آیا۔ اس کے قیام کے اہم محرکات یہ تھے:

i۔ تقسیم بنگال 1905ء اور ہندوؤں کا ردِعمل

ii۔ انگریزوں کا رویہ

iii۔ مسلمانوں کا احساسِ محرومی

iv۔ مسلمانوں کو سیاسی طور پر نظرانداز کیا جانا

س3۔ تحریک ہجرت کا کیا سبب تھا؟

جواب۔ تحریک ہجرت 1920ء

ترکی کی خلافت کو بچانے کے لیے جو مختلف تحریکیں برصغیر کے مسلمانوں کی طرف سے شروع کی گئیں اُن میں ایک تحریک ہجرت تھی۔ 1920ء میں تحریک خلافت کے دوران چند علما کرام نے فتویٰ جاری کیا۔ برصغیر "دارالحرب" ہے مسلمانوں کو دارالسلام کی طرف ہجرت کر جانی چاہیے۔ اور اس وقت دارالسلام "افغانستان" کو قرار دیا گیا۔

س4: ریڈکلف ایوارڈ کا اہم ترین فیصلہ کیا تھا؟

جواب: ریڈکلف کی غیر منصفانہ علاقائی تقسیم:

3 جون 1947ء کے منصوبے کے مطابق پنجاب اور بنگال کے مسلم اکثریتی علاقے پاکستان کے حصے میں آنا تھے لیکن ریڈکلف کی غیر منصفانہ تقسیم کی وجہ سے مشرقی پنجاب کے کئی مسلم اکثریتی علاقے بھارت میں شامل کر دیے گئے۔ جس کی وجہ سے پاکستان اور بھارت کے درمیان کئی جغرافیائی مسائل کے ساتھ دریاؤں کے پانی کا مسئلہ پیدا ہوا۔ مسئلہ کشمیر اسی غیر منصفانہ تقسیم کی ایک کڑی ہے جو آج تک حل نہیں ہو سکا۔

س5۔ قیامِ پاکستان کے بعد مسلمانوں کو جو مشکلات پیش آئیں اُن میں سے صرف تین کے نام لکھیں۔

جواب: قیامِ پاکستان کی ابتدائی مشکلات:

قیامِ پاکستان کی ابتدائی مشکلات مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ ریڈکلف ایوارڈز
2۔ مہاجرین کی آبادکاری
3۔ انتظامی مشکلات
4۔ معاشی مشکلات
5۔ فوجی اثاثوں کی تقسیم
6۔ زرعی مشکلات
7۔ سیاسی مشکلات

س6۔ قراردادِ مقاصد کے حوالے سے حاکمیتِ اعلیٰ کس کے پاس ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کی حاکمیت

قراردادِ مقاصد میں یہ بات واضح کر دی گئی کہ ساری کائنات کا مالک اللہ تعالیٰ ہے اور سارا اقتدار اسی کو حاصل ہے۔ اقتدار مسلمانوں کے پاس اللہ تعالیٰ کی امانت ہے اور اس اقتدار کو اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود کے اندر رہ کر عوام کے منتخب نمائندے استعمال کریں گے۔

س7۔ 1956ء کے آئین کی تین خصوصیات بیان کریں۔

جواب: 1956ء کے آئین کی اہم خصوصیات:

پاکستان کا پہلا آئین 23 مارچ 1956ء کو نافذ کیا گیا۔ اس آئین کی اہم خصوصیات درج ذیل تھیں۔

i۔ پاکستان کو اسلامی جمہوریہ قرار دیا گیا۔

ii۔ ملک میں وفاقی پارلیمانی نظامِ حکومت قائم کیا گیا۔

iii۔ 1956ء کے دستور کے مطابق اردو اور بنگالی دونوں کو قومی زبانیں قرار دیا گیا۔

iv۔ 1956ء کے آئین کو تحریری شکل میں تیار کیا گیا تھا۔

س8۔ بنیادی جمہوریتوں کے نظام 1959ء کا تعارف لکھیں۔

جواب۔ **بنیادی جمہوریتوں کا نظام 1959ء:**

جنرل ایوب خان نے مارشل لا لگا کر ملک کا انتظام سنبھال لیا تھا۔ وہ کافی عرصے سے سیاست کو قریب سے دیکھ رہے تھے کیوں کہ وہ بطور وزیرِ دفاع امورِ مملکت میں حصہ لیتے رہے، اس لیے وہ ملکی سیاسی صورت حال سے آگاہ تھے۔ وہ بذاتِ خود صدارتی نظام کے حامی تھے جس میں صدر کو وسیع اختیارات حاصل تھے۔ اسی احساس کے پیشِ نظر 1959ء میں جنرل ایوب خان نے چار سطحی بنیادی جمہوریتوں کا نظام لانے کا فیصلہ کیا۔ اس چار سطحی نظام میں یونین کونسل، تحصیل کونسل، ضلع کونسل اور ڈویژن کونسل شامل تھیں۔

﴿اضافی مختصر سوالات کے جوابات﴾

س9۔ محمد بن قاسم نے سندھ کو کب فتح کیا؟

جواب: **محمد بن قاسم:**

712ء میں محمد بن قاسم نے سندھ کو فتح کیا۔

س10۔ ہندوستان میں مسلم حکومت کب زوال پذیر ہونا شروع ہوئی؟

جواب: **مغل حکومت کی زوال پذیری:**

مغل بادشاہ اورنگزیب عالمگیر کی وفات 1707ء کے بعد مسلم حکومت زوال پذیر ہونا شروع ہوئی۔

س11۔ نواب سراج الدولہ کب اور کس جنگ میں شہید ہوئے؟

جواب: **نواب سراج الدولہ کی شہادت:**

1757ء میں بنگال کے نواب سراج الدولہ نے انگریزوں کا راستہ روکنا چاہا لیکن وہ اپنوں کی سازش کی وجہ سے جنگ پلاسی میں شہید ہوئے۔

س12: ٹیپو سلطان کی شہادت کیسے ہوئی؟

جواب: **ٹیپو سلطان کی شہادت:**

1799ء میں میسور کے حکمران ٹیپو سلطان کو بھی اپنوں کی غداری کی وجہ سے جامِ شہادت نوش کرنا پڑی۔

س13: تحریک مجاہدین کے بانی کون تھے؟

جواب: **تحریک مجاہدین کے بانی:**

سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ بریلوی تحریک مجاہدین کے بانی تھے۔

س14۔ سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے رفیق خاص سید اسمٰعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ کب اور کہاں شہید ہوئے؟

جواب: سید احمد رحمۃ اللہ علیہ اور سید اسمٰعیل رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت:

1831ء میں سید احمد شہید اور ان کے رفیق خاص سید اسمٰعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ بالاکوٹ میں سکھوں کا مقابلہ کرتے ہوئے شہید ہوئے۔

س15۔ سرسید احمد خان کی تعلیمی خدمات مختصراً بیان کریں۔

جواب: سرسید احمد خان کی تعلیمی خدمات:

سرسید احمد خان کی تعلیمی خدمات مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ آپ نے 1859ء میں مرادآباد میں ایک سکول قائم کیا۔

2۔ 1863ء میں آپ نے غازی پور میں سائنٹیفک سوسائٹی کی بنیاد رکھی۔

3۔ 1875ء میں علی گڑھ میں سکول قائم کیا جس نے بعد میں 1877ء میں کالج اور 1920ء میں یونی ورسٹی کا درجہ حاصل کیا۔

س16۔ بنگال کی تقسیم کب اور کیوں ہوئی؟

جواب: بنگال کی تقسیم:

برطانوی ہند میں بنگال کا صوبہ آبادی اور رقبے کے لحاظ سے دیگر تمام صوبوں سے بڑا تھا۔ 1905ء میں جس وقت لارڈ کرزن (Lord Curzon) ہندوستان کے وائسرائے تھے، ان کی سفارش پر برطانوی پارلیمنٹ نے انتظامی سہولت کے پیش نظر بنگال کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا۔ انگریزوں کے مطابق اتنے بڑے اور وسیع صوبے کا انتظام صحیح طریقے سے چلانا ایک گورنر کے بس کی بات نہ تھی۔ اس تقسیم کے نتیجے میں بنگال کے دو صوبے، مشرقی بنگال اور مغربی بنگال بن گئے۔

س17۔ تقسیم بنگال کے مسلمانوں اور ہندوؤں پر اثرات تحریر کریں۔

جواب: تقسیم بنگال کی مسلمانوں اور ہندوؤں پر اثرات:

تقسیم بنگال سے ہندوؤں اور مسلمانوں پر مختلف اثرات مرتب ہوئے۔ مسلمان اس تقسیم سے بڑے خوش تھے کیوں کہ مشرقی بنگال میں مسلمانوں کی اکثریت تھی، جو ایک صوبہ بن گیا لیکن ہندو اس تقسیم سے ناخوش تھے۔ وہ ہرگز یہ برداشت نہیں کر سکتے تھے کہ پورے بنگال پر ان کی اقتصادی اور سیاسی اجارہ داری اور بالادستی ختم ہو جائے۔ یہی وجہ تھی کہ ہندوؤں نے تقسیم بنگال کو ماننے سے انکار کر دیا۔

س18۔ بنگال کی تقسیم کب اور کیوں منسوخ کی گئی؟

جواب: تقسیم بنگال کی منسوخی:

صوبہ بنگال کی تقسیم کا ہر لحاظ سے مسلمانوں کو فائدہ ہوا تھا اور اس کے برعکس چوں کہ ہندوؤں کی اس صوبے میں اجارہ داری ختم ہو گئی۔ اس لیے انہوں نے اس تقسیم کے فیصلے کے خلاف مختلف تحریکیں شروع کر دیں۔ نہ صرف انگریزی مال کا بائیکاٹ کیا گیا۔ اس کے ساتھ ٹیکسوں کی ادائیگی سے انکار کر دیا اور حکومتی نمائندگان پر تشدد پر اتر آئے۔ حالات پر درجہ بہ درجہ انگریزوں کا قابو نہ رہا اور بالآخر 1911ء میں بنگال کی تقسیم منسوخ کر دی گئی۔

س19۔ شملہ وفد پر مختصر نوٹ لکھیں۔

جواب: شملہ وفد 1906ء:

تقسیم بنگال پر ہندوؤں کے رویے کے پیش نظر مسلمانوں نے اپنے حقوق کے تحفظ کے لیے ایک نئے راستے کا انتخاب کیا۔ یکم اکتوبر

1906ء کو مسلمانوں کا ایک سیاسی وفد سر آغا خان کی قیادت میں اپنے مطالبات لے کر وائسرائے ہند لارڈ منٹو سے شملہ میں ملا جس میں مسلمانوں نے جداگانہ انتخابات کا مطالبہ کیا۔ شملہ وفد میں مسلمانوں کو وائسرائے کی طرف سے مثبت جواب ملا۔ اس وقت مسلمانوں کی کوئی سیاسی جماعت نہ تھی۔ اس واقعہ کے بعد مسلمانوں نے شدت سے ایک سیاسی جماعت کی ضرورت محسوس کی جو مسلم لیگ کی صورت میں قائم ہوئی۔ 1909ء میں مسلمانوں کو جداگانہ انتخاب کا حق دے دیا گیا۔

س20۔ مسلم لیگ کے قیام کے مقاصد تحریر کریں۔

جواب: مسلم لیگ کے قیام کے مقاصد:

مسلم لیگ کے قیام کے چیدہ چیدہ مقاصد درج ذیل تھے:

1۔ مسلمانوں میں برطانوی حکومت کے لیے وفادارانہ جذبات پیدا کرنا اور حکومت کی کاروائیوں کے بارے میں ان کے شکوک وشبہات کو دور کرنا۔

2۔ مسلمانوں کے سیاسی حقوق کی حفاظت کرنا اور ان کے مطالبات کو حکومت کے سامنے پیش کرنا۔

3۔ مسلم لیگ کے مندرجہ بالا مقاصد کو نقصان پہنچائے بغیر برصغیر کی دوسری اقوام سے تعلقات استوار کرنا۔

س21۔ منٹو مارلے اصلاحات کیا تھیں اور کب نافذ کی گئیں؟

جواب: منٹو مارلے اصلاحات 1909ء:

منٹو مارلے اصلاحات 1909ء میں نافذ کی گئیں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ مرکزی اور صوبائی قانون ساز کونسلوں میں توسیع کر دی گئی اور ان کے ارکان کی تعداد میں اضافہ کیا گیا۔

2۔ جداگانہ انتخاب کا طریقہ رائج کرنے کی منظوری بھی دے دی گئی۔

س22۔ میثاق لکھنؤ کیا تھا اور کب ہوا؟ (L.B. 2022)

جواب: میثاق لکھنؤ 1916:

1916ء میں لکھنؤ میں مسلم لیگ اور کانگریس کا مشترکہ اجلاس ہوا۔ دونوں پارٹیوں کے درمیان ایک معاہدہ طے پایا جسے ''میثاق لکھنؤ'' کا نام دیا گیا۔ اس معاہدہ میں پہلی بار مسلمانوں کو الگ قوم تسلیم کیا گیا اور جداگانہ انتخابات کے مطالبے کو تسلیم کیا گیا۔

س23۔ قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ نے ''سفیرِ امن'' کا خطاب کیسے پایا؟

جواب: سفیرِ امن کا خطاب:

1916ء میں قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ نے میثاق لکھنؤ کے تحت دونوں قوموں (ہندوؤں اور مسلمانوں) کو آپس میں متحد کر دیا۔ مسلمانوں کے لیے ہندوؤں سے جداگانہ انتخاب کا حق منوالیا اور ''سفیرِ امن'' کا خطاب پایا۔

س24۔ تحریکِ خلافت کے مقاصد تحریر کریں۔

جواب: تحریکِ خلافت کے مقاصد:

ترکی کی خلافت بچانے کے لیے برصغیر کے مسلمانوں نے 1919ء میں ایک ملک گیر تحریک کا آغاز کیا جسے تحریکِ خلافت کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اس تحریک کے مقاصد درج ذیل تھے:

1۔ ترکی کی خلافت قائم رکھی جائے۔

2۔ مسلمانوں کے مقدس مقامات ترکوں کی حفاظت میں رہیں۔

3۔ ترکی کی حدود میں تبدیلی نہ کی جائے۔

س25۔ تحریک ہجرت پر مختصراً نوٹ لکھیں۔

جواب: **تحریک ہجرت:**

1920ء میں تحریکِ خلافت کے دوران چند علما کرام نے فتویٰ جاری کیا برصغیر ''دارلحرب'' ہے مسلمانوں کو دارلسلام کی طرف ہجرت کر جانی چاہیے۔ چناں چہ ہزاروں مسلمان خاندان اپنی جائیدادیں بیچ کر افغانستان ہجرت کر گئے۔ افغانستان نے ان کو اپنے ملک میں داخلے کی اجازت نہ دی۔ مجبوراً یہ لوگ واپس آئے اور بے یارو مددگار ہو گئے۔

س26۔ 1920ء کی تحریکِ عدم تعاون کے چار مقاصد تحریر کریں۔

جواب: **تحریکِ عدم تعاون کے مقاصد:**

اس تحریک کے اہم مقاصد حسبِ ذیل تھے:

i۔ حکومت کے ساتھ عدم تعاون
ii۔ سرکاری ملازمتوں کو ترک کرنا
iii۔ فوج میں مسلمانوں کا بھرتی نہ ہونا
iv۔ انگریزی مصنوعات کا بائیکاٹ
v۔ عدالتی بائیکاٹ
vi۔ بچوں کو سکولوں اور کالجوں میں نہ بھیجنا
vii۔ انگریزوں کے عطا کردہ خطابات واپس کرنا

س27۔ نہرو رپورٹ کب پیش ہوئی اور قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ نے اُسے ماننے سے کیوں انکار کیا؟

جواب: **نہرو رپورٹ:**

نہرو رپورٹ 1928ء میں پیش ہوئی اور قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ماننے سے انکار اس لیے کیا کہ کیوں کہ اس میں مسلمانوں کے جداگانہ انتخابات کے اصول کو رد کیا۔

س28۔ قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ نے چودہ نکات کب پیش کیے؟ کوئی سے چار نکات تحریر کریں۔

جواب: **قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ کے چودہ نکات 1929ء:**

آپ نے 1929ء میں چودہ نکات پیش کیے جن میں سے چار درج ذیل ہیں:

1۔ آئندہ آئین وفاقی طرز کا ہو جس میں صوبوں کو زیادہ خودمختاری دی جائے۔

2۔ صوبوں میں اقلیتوں کو مناسب نمائندگی دی جائے۔

3۔ مرکزی اسمبلی میں مسلمان ممبران کی تعداد ایک تہائی سے کم نہ ہو۔

4۔ سندھ کو (ممبئی) سے الگ کر کے ایک صوبہ بنا دیا جائے۔

س29۔ مسلمانوں کے الگ ملک کے مطالبے کو علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا خطبہ الٰہ آباد میں کس طرح پیش کیا؟

جواب: **علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ کا خطبہ الٰہ آباد 1930ء:**

''میری خواہش ہے کہ پنجاب، سرحد، سندھ اور بلوچستان کو ملا کر ایک ریاست بنا دی جائے۔ خواہ ہندوستان برطانوی سلطنت کے اندر رہ کر یا باہر رہ کر آزادی حاصل کرے۔ مجھے شمال مغربی مسلم ریاست کا قیام کم از کم شمال مغربی علاقوں کے مسلمانوں کا مقدر نظر آتا ہے۔''

س30۔ علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے الگ ریاست کے تصور کو پاکستان کا نام دینے والی شخصیت کون تھی؟

جواب: چودھری رحمت علی کی خدمات:

چودھری رحمت علی نے 1933ء میں انگلستان میں علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے الگ ریاست کے تصور کو پاکستان کا نام دیا۔

س31۔ پہلی، دوسری اور تیسری گول میز کانفرنسیں کب اور کہاں منعقد ہوئی؟

جواب: گول میز کانفرنسیں:

پہلی گول میز کانفرنس 1930ء دوسری 1931ء اور تیسری 1932ء لندن میں منعقد ہوئی۔

س32۔ مسلمانوں نے یوم نجات کب اور کہاں منایا؟

جواب: یوم نجات:

چوں کہ 1937ء کے عام انتخابات میں کانگریس نے واضح اکثریت حاصل کی اور مسلمانوں کو معاشرتی اور سیاسی لحاظ سے تباہ کرنے کی کوششیں کی۔ جس کے خلاف قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ نے باقاعدہ آواز اٹھائی اور مجبوراً 1939ء میں کانگریسی وزرائے نے اپنی اپنی وزارتوں سے استعفیٰ دے دیا تو قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ اور مسلم لیگ کی اپیل پر مسلمانوں نے 22 دسمبر 1939ء کو یوم نجات منایا۔

س33۔ قرارداد لاہور کا متن تحریر کریں۔

جواب: قرارداد کا متن:

قرار پایا کہ آل انڈیا مسلم لیگ کی متفقہ رائے ہے کہ کوئی آئینی صوبہ اس ملک میں قابلِ عمل اور مسلمانوں کے لیے قابلِ قبول نہیں ہوگا جب تک مندرجہ ذیل بنیادی اصولوں کی روشنی میں تیار نہ کیا جائے۔ یعنی جغرافیائی طور پر جڑی ہوئی وحدتوں کی حد بندی ایسے خطوں میں کی جائے (علاقوں میں مناسب ردوبدل کے ساتھ) کہ جہاں مسلمان اکثریت میں ہیں مثلاً ہندوستان کے شمال مغربی اور مشرقی حصے۔ ان کی تشکیل اس طرح آزاد ریاستوں کی شکل میں کی جائے کہ اس میں شامل ہونے والی وحدتیں خودمختار ہوں اور انھیں مکمل اقتدار حاصل ہو۔ اس کے علاوہ ان وحدتوں اور خطوں میں اقلیتوں کے حقوق کا خیال رکھا جائے اور وہ علاقے جہاں مسلمان اقلیت میں ہوں وہاں بھی اُن کے حقوق اور مفادات کا مناسب تحفظ کیا جائے۔

س34۔ کرپس مشن کب اور کس کی سربراہی میں ہندوستان آیا؟

جواب: کرپس مشن 1942 کی ہندوستان آمد:

کرپس مشن ء میں حکومت برطانیہ نے سرسٹیفورڈ کرپس کی سربراہی میں ہندوستان میں بھیجا۔

س35۔ کرپس مشن کی تجاویز تحریر کریں۔

جواب: کرپس مشن کی تجاویز:

کرپس مشن نے درج ذیل تجاویز پیش کیں:

1۔ جنگ کے بعد برصغیر تاج برطانیہ کے ماتحت ہوگا لیکن اندرونی اور بیرونی معاملات میں برطانوی حکومت کسی طرح کی دخل اندازی سے گریز کرے گی۔

2۔ دفاع، امور خارجہ، مواصلات وغیرہ سمیت تمام شعبے ہندوستانیوں کے سپرد کر دیے جائیں گے۔

3۔ آئین سازی کے لیے ایک مرکزی اسمبلی منتخب کی جائے گی چناؤ کا اختیار صوبائی قانون ساز اسمبلیوں کے ارکان کو حاصل ہوگا۔ آئین

مکمل ہوگیا تو اسے ہر صوبے کی توثیق کے لیے بھیجا جائے گا۔ جو صوبے آئین کو پسند نہیں کریں گے وہ بااختیار ہوں گے کہ مرکز سے علیحدہ ہو کر اپنی اپنی آزاد حیثیت قائم کرلیں۔

4۔ اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کے لیے مناسب اقدام اٹھائے جائیں گے۔

س36۔ کابینہ مشن پلان کب ہندوستان آیا؟ کابینہ مشن پلان کے مقاصد تحریر کریں۔

جواب: کابینہ مشن پلان کی آمد:

کابینہ مشن پلان تین ممبران پر مشتمل ایک وفد تھا جو کہ 1946ء میں بھیجا گیا۔ اس وفد میں شامل ممبران میں سر سٹیفورڈ کرپس، اے۔وی۔ الیگزینڈر اور سر پیتھک لارنس کے نام شامل ہیں۔

کابینہ مشن پلان کے مقاصد:

کابینہ مشن پلان کے مندرجہ ذیل مقاصد ہیں:

1۔ ہندوستان کی دستوری حیثیت اور حکومت کی شکل واضح کردی جائے۔

2۔ مسلمانوں اور ہندوؤں میں نفرتوں کی خلیج کم کر کے ہندوستان کو متحد رکھنے کی کوشش کی جائے۔

س37۔ کابینہ مشن پلان کے نمایاں پہلو تحریر کریں۔

جواب: کابینہ مشن پلان کے نمایاں پہلو:

کابینہ مشن پلان کے نمایاں پہلو مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ برصغیر میں یونین قائم کی جائے گی جو امور خارجہ، دفاع اور مواصلات کی ذمہ دار ہوگی۔

2۔ مرکزی امور کے علاوہ باقی تمام اختیارات صوبوں کو دیے جائیں گے۔

3۔ صوبوں کو اختیار ہوگا کہ وہ باہم گروپ بنالیں اور ہر گروپ اپنا دستور مرتب کرے۔

4۔ ہر دس سال کے بعد صوبوں کو اختیار ہوگا کہ وہ کثرت رائے سے آئین میں تبدیلی کا مطالبہ کرسکیں۔

س38۔ عبوری حکومت 1946ء میں شامل پانچ مسلم لیگی ارکان کے نام تحریر کریں۔

جواب: عبوری حکومت میں شامل مسلم لیگی وزرا:

عبوری حکومت میں شامل پانچ مسلم لیگی وزرا کے نام مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ لیاقت علی خان 2۔ آئی آئی چندریگر 3۔ سردار عبدالرب نشتر

4۔ راجا غضنفر علی خان 5۔ اقلیتی رکن جوگندر ناتھ منڈل

س39۔ 3 جون 1947ء کا منصوبہ مختصراً بیان کریں۔

جواب: 3 جون 1947ء کا منصوبہ:

3 جون 1947ء کو برصغیر کی تقسیم کا اعلان کیا گیا جس کی رو سے اس بات کا فیصلہ کیا گیا کہ 14 اگست 1947ء تک اقتدار ہندوستان کے نمائندوں کے حوالے کردیا جائے گا۔ 3 جون 1947ء کے برصغیر کے منصوبے میں ایک شق یہ بھی تھی کہ پنجاب اور بنگال کی اسمبلیوں کے ہندو اور مسلمان اراکین کے الگ الگ اجلاس ہوں گے۔ یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ ان صوبوں کو تقسیم کردیا جائے اور صوبوں کی حد بندی ایک کمیشن کرے گا۔ سندھ اسمبلی کثرت رائے سے صوبے کے مستقبل کا فیصلہ کرے گی۔ صوبہ سرحد اور سلہٹ کے عوام

پاکستان یا بھارت میں شمولیت کا فیصلہ استصواب رائے کے ذریعے کریں گے جبکہ بلوچستان کا فیصلہ شاہی جرگہ کرے گا۔ سندھ اسمبلی نے پاکستان میں شامل ہونے کا فیصلہ کیا۔

س40۔ قانون آزادی ہند کب منظور ہوا؟

جواب: قانون آزادی ہند:

برطانوی پارلیمنٹ نے 18 جولائی 1947ء کو قانون آزادی ہند منظور کیا۔

س41۔ ریڈکلف ایوارڈ میں پنجاب کی حد بندی کمیشن کے ججز کے نام لکھیں۔

جواب: پنجاب کی حد بندی کمیشن کے ججز:

ریڈکلف ایوارڈ میں پنجاب کی حد بندی کے لیے پاکستان کی طرف سے جسٹس محمد منیر اور جسٹس دین محمد جب کہ بھارت کے نمائندے جسٹس مہر چند مہاجن اور جسٹس تیجا سنگھ تھے۔ یہ سب حضرات ہائی کورٹ کے جج تھے۔

س42۔ ریڈکلف ایوارڈ میں بنگال کی حد بندی کمیشن کے ججز کے نام تحریر کریں۔

جواب: بنگال کی حد بندی کمیشن کے ججز:

بنگال کی حد بندی کے لیے پاکستان کی طرف سے جسٹس ابو صالح محمد اکرم اور ایس۔ اے رحمان جب کہ بھارت کی طرف سے سی۔ سی بسواس اور بی۔ کے مکرجی تھے۔

س43۔ ریڈکلف نے گرداس پور کا ضلع ہندوستان کے حوالے کیوں کیا تھا؟

جواب: ضلع گورداس پور کی غیر منصفانہ تقسیم:

علاقوں کی حد بندی کرتے ہوئے سر ریڈکلف نے گورداس پور کے ضلع کو ہندوستان کے حوالے اس لیے کیا کیوں کہ گورداس پور کے علاقے کو بھارت میں شامل کرنے سے بھارت کو ریاست جموں وکشمیر تک رسائی مل گئی۔

س44۔ دسمبر 1916ء میں مسلم لیگ کے اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ نے کیا فرمایا؟

جواب: قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے خطبے میں فرمایا:

''ہم کوئی انعام یا رعایت نہیں چاہتے اور نہ ہی کسی امتیازی سیاسی سلوک کے آرزومند ہیں۔''

س45۔ رولٹ ایکٹ کیا تھا اور اس کے بارے میں قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ نے کیا فرمایا؟

جواب: رولٹ ایکٹ آف 1919ء:

1919ء میں حکومت برطانیہ نے رولٹ ایکٹ منظور کیا۔ اس کے تحت حکومت کو وارنٹ اور مقدمہ چلائے بغیر گرفتاری کا اختیار دے دیا گیا۔ اس قانون کے تحت ملزم کو صفائی کا موقع دیے بغیر خفیہ مقدمہ چلایا جا سکتا تھا۔ قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر ردعمل دیتے ہوئے فرمایا:

''میں محسوس کرتا ہوں کہ جو حکومت زمانہ امن میں ایسے قانون کو منظور کرتی ہے وہ مہذب حکومت کہلانے کا کوئی حق نہیں رکھتی تاہم مجھے امید ہے وزیر امور ہند تاجدار برطانیہ کو یہ مشورہ دیں گے وہ اس کالے قانون کو مسترد کر دے۔''

س46۔ 1937ء کے الیکشن کس گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کے تحت کروائے گئے؟

جواب: گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ:

1937ء کے الیکشن گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ 1935ء کے تحت کروائے گئے۔

س47۔ پہلی عرب اسرائیل جنگ کب ہوئی؟

جواب: پہلی عرب اسرائیل جنگ:

پہلی عرب اسرائیل جنگ 1948ء میں ہوئی۔

س48۔ گاندھی کا قتل کب ہوا؟

جواب: موہن داس گاندھی کا قتل:

موہن داس گاندھی کو 1948ء میں ہندوستان انتہا پسند نے قتل کر دیا۔

س49۔ مہاجرین کی آبادی کاری میں پاکستان کو کن مشکلات کا سامنا کرنا پڑا؟

جواب: مہاجرین کی آبادی کاری:

قیام پاکستان کے بعد بھارت میں رہنے والے مسلمانوں نے اپنے نئے وطن میں آنے کا فیصلہ کیا۔ لاکھوں خاندان اپنا سب کچھ چھوڑ کر پاکستان کی طرف روانہ ہوئے۔ یہ بے گھر، لٹے پٹے، پریشان حال مسلمان پاکستان آئے اور انھیں عارضی کیمپوں میں رکھا گیا۔ مہاجرین کی تعداد اتنی زیادہ تھی کہ کیمپوں میں گنجائش نہ رہی۔ لوگوں کو سر چھپانے کو جہاں جگہ ملتی ڈیرے ڈال دیتے۔ مہاجرین کی بحالی ایک بہت بڑا چیلنج تھا مگر مسلمانوں نے دل کھول کر اپنے مہاجر بھائیوں کی امداد کی۔

س50۔ قیام پاکستان کے بعد انتظامی مشکلات مختصراً بیان کریں۔

جواب: انتظامی مشکلات:

قیام پاکستان کے وقت کراچی کو پاکستان کا دارالحکومت بنایا گیا۔ مرکزی دفاتر کے لیے گورنر ہاؤس اور سیکرٹریٹ کی عمارتیں خالی کرائی گئیں مگر گنجائش کم تھی اس لیے شہر کے مختلف حصوں میں عارضی دفاتر قائم کیے گئے۔ حتیٰ کہ وزیر بھی بنیادی دفتری سہولتوں سے محروم تھے۔ نظم و نسق کا یہ ڈھانچہ اس لیے تباہ حال تھا کہ ماہر اور تجربہ کار عملہ موجود نہ تھا۔ سول سروس کے کل 81 مسلمان افسر پاکستان کے حصے میں آئے جن میں سے زیادہ تر کو اعلیٰ عہدوں کا کوئی تجربہ نہ تھا۔ مرکزی حکومت کا ریکارڈ اور ساز و سامان اس لیے کراچی نہ پہنچ سکا کہ ہندوؤں اور سکھ فسادیوں نے ریل کی وہ پٹریاں ہی اکھاڑ دیں جن پر چل کر ریل گاڑی نے پاکستان پہنچنا تھا۔ بھارتی فضائی کمپنیوں نے مسلمانوں کو جہاز کرائے پر دینے سے انکار کر دیا۔

س51۔ قیام پاکستان کے بعد معاشی مشکلات کو مختصراً بیان کریں۔

جواب: معاشی مشکلات:

قیام پاکستان کے وقت پر پاکستان کو کئی معاشی مسائل کا بھی سامنا کرنا پڑا۔ انگریزوں اور ہندوؤں نے جان بوجھ کر مسلم آبادی والے علاقوں کو پسماندہ رکھا، تمام کارخانے اور ملیں اُن علاقوں میں لگائیں جہاں پر مکمل کنٹرول ہندوؤں کا تھا۔ جیسا کہ دنیا کی 75 فیصد پٹ سن مشرقی بنگال میں پیدا ہوتی تھی مگر پٹ سن کے سارے کارخانے مغربی بنگال میں تھے اور اس پر مکمل کنٹرول ہندوؤں کا تھا۔ تقسیم کے وقت متحدہ ہندوستان میں کپڑے کے 394 کارخانے تھے مگر پاکستان کے حصہ میں 14 کارخانے آئے۔ بینکوں کی کل شاخیں 487 تھیں مگر پاکستان کے حصے میں 69 شاخیں آئیں۔

س52۔ برصغیر کی تقسیم کے بعد فوجی اثاثوں کی تقسیم میں کس طرح ناانصافی سے کام لیا گیا؟

جواب: فوجی اثاثوں کی تقسیم:

برصغیر کی تقسیم کے بعد فوجی اثاثوں کی تقسیم میں بھی انصاف سے کام نہ لیا گیا۔ بھارت اور پاکستان میں تمام فوجی اثاثے 64 فیصد

اور36 فیصد کے تناسب سے تقسیم کر دیے جانے تھے۔ متحدہ بھارت میں 16 اسلحہ بنانے والی فیکٹریاں کام کر رہی تھیں اور ان میں سے ایک بھی ایسی نہیں تھی۔ کافی تکرار کے بعد طے پایا کہ اسلحہ بنانے والی فیکٹریوں کے حوالے سے پاکستان کو 60 ملین روپے دیے جائیں گے تاکہ وہ اپنی اسلحہ بنانے والی فیکٹری قائم کر سکے۔

س53۔ قیامِ پاکستان کے بعد زرعی مشکلات کو مختصراً بیان کریں۔

جواب: **زرعی مشکلات:**

پاکستان بنیادی طور پر ایک زرعی ملک ہے، جہاں نہری آب پاشی کے بغیر زراعت ممکن نہیں۔ تقسیمِ ہند کے وقت دریاؤں اور نہروں پر اہم ہیڈ ورکس بھی بھارت کو دے دیے گئے جس کے نتیجے میں ہماری نہروں کا کنٹرول بھارت کے پاس چلا گیا۔ پاکستان کو غیر مستحکم کرنے کے لیے بھارت نے فیروز پور (دریائے ستلج) اور مادھو پور (دریائے راوی) ہیڈ ورکس سے پاکستان کو پانی کی فراہمی اپریل 1948ء میں روک دی۔ اس چال کا مقصد پاکستان کے زرعی علاقے کو بنجر کرنا اور پاکستان کو معاشی طور پر غیر مستحکم کرنا تھا۔

س54۔ پاکستان اور بھارت کے درمیان سندھ طاس معاہدہ کب ہوا اور وہ کیا تھا؟ (L.B. 2022)

جواب: **سندھ طاس معاہدہ:**

پاکستان اور بھارت کے درمیان 1960ء میں دریائی پانی کے مسئلے کو حل کرنے کے لیے ایک معاہدہ ہوا جسے سندھ طاس معاہدہ کہتے ہیں۔ اس معاہدے کے مطابق تین دریا راوی، ستلج اور بیاس بھی بھارت جب کہ دوسرے تین دریا سندھ، جہلم اور چناب پاکستان کے حوالے کیے گئے۔

س55۔ قیامِ پاکستان کے بعد پاکستان کو درپیش سیاسی مشکلات کا جائزہ لیں۔

جواب: **سیاسی مشکلات:**

قیامِ پاکستان کے وقت پاکستان کو کئی سیاسی مسائل کا بھی سامنا کرنا پڑا۔ آزادی کے وقت کئی آزاد شاہی ریاستوں نے پاکستان کے ساتھ الحاق کیا ان میں مناوادر، دیر، سوات، جوناگڑھ وغیرہ شامل تھیں۔ بھارت کو ان ریاستوں کا الحاق پسند نہ آیا اور اس نے جوناگڑھ پر 9 نومبر 1947ء کو قبضہ کر لیا۔ اسی طرح ریاست کشمیر پر بھی بھارت نے 1947ء کے آخر میں قبضہ کر لیا۔ اس طرح قدم قدم پر بھارت نے پاکستان کے استحکام کے خلاف مسلسل کام کیا۔ کشمیری عوام پاکستان سے الحاق کرنا چاہتے تھے۔ اسی گومگو کی کیفیت میں ریاست میں تحریکِ آزادی نے زور پکڑا اور آزاد کشمیر کا علاقہ پاکستان میں شامل ہو گیا۔

س56۔ پہلے گورنر جنرل کی حیثیت سے قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ کی کوئی سی چار خدمات تحریر کریں۔

جواب: **بطور گورنر جنرل قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات:**

گورنر جنرل کی حیثیت سے قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ کی درج ذیل خدمات ہیں:

☆ قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ نے حالات کی نزاکت کو بھانپتے ہوئے فوری طور پر کراچی کو پاکستان کا دارالحکومت بنایا۔
☆ پاکستان کا سیکرٹریٹ بنایا اور سرکاری ملازمین کو مکمل دیانت داری اور ایمان داری سے کام کرنے کی تلقین کی۔
☆ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ہندوستان سے افسران کی منتقلی کے لیے خاص گاڑیاں چلوائیں۔
☆ ہوائی کمپنی سے معاہدہ کیا جس سے سرکاری ملازمین کی نقل و حمل شروع ہوئی۔
☆ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سول سروسز کا اجرا کیا اور سول سروس اکیڈمی بنائی۔
☆ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اکاؤنٹس اور فارن سروس کا آغاز بھی کیا۔

س57۔ قراردادِ مقاصد کب منظور ہوئی؟

جواب: قراردادِ مقاصد:

قراردادِ مقاصد 1949ء میں منظور ہوئی۔

س58۔ قراردادِ مقاصد کی اہمیت بیان کریں۔ (L.B. 2022)

جواب: قراردادِ مقاصد کی اہمیت:

قراردادِ مقاصد کی اہمیت مندرجہ ذیل ہے:

i۔ قراردادِ مقاصد کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس قرارداد کی منظوری کے بعد ملک میں دستور بنانے کے کام کا آغاز کر دیا گیا۔ اس مقصد کے لیے ایک کمیٹی بنائی گئی جسے بنیادی اصولوں کی کمیٹی کا نام دیا گیا۔

ii۔ قراردادِ مقاصد نے دستور بنانے کے لیے بنیادی اصولوں کی نشان دہی کر دی۔

iii۔ قراردادِ مقاصد پاکستان میں بننے والے تمام دساتیر میں بطور ابتدائیہ شامل کی گئی اور 1985ء میں 1973ء کے آئین میں ترمیم کر کے اسے باقاعدہ آئین کا حصہ بنا دیا گیا۔

س59۔ لیاقت علی خان نے امریکہ کا دورہ کب کیا؟

جواب: لیاقت علی خان کا دورہ امریکہ:

لیاقت علی خان نے 1950ء میں امریکہ کا دورہ کیا۔

س60۔ وزیراعظم لیاقت علی خان کو کب شہید کیا گیا؟

جواب: وزیراعظم لیاقت علی خان کی شہادت:

16 اکتوبر 1951ء کو راولپنڈی کے کمپنی باغ جو کہ "لیاقت باغ" کے نام سے موسوم ہے۔ خطاب کرتے ہوئے شہید کیا گیا۔

س61۔ قراردادِ مقاصد کے اہم نکات بیان کریں۔ (L.B. 2022)

جواب: قراردادِ مقاصد کے اہم نکات:

قراردادِ مقاصد کے اہم نکات مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ اللہ تعالیٰ کی حاکمیت
2۔ اسلامی اقدار کی پابندی
3۔ اسلامی طرزِ زندگی
4۔ اقلیتوں کا تحفظ
5۔ بنیادی حقوق کی فراہمی

س62۔ 1956ء کا آئین کب اور کس نے منسوخ کیا؟

جواب: 1956ء کے آئین کی منسوخی:

17 اکتوبر 1958ء کو پاکستان آرمی کے کمانڈر انچیف جنرل محمد ایوب خان نے 1956ء کا آئین منسوخ کر دیا تمام وفاقی اور صوبائی اسمبلیاں ختم کر دیں اور ملک میں مارشل لا نافذ کر دیا۔ 1956ء کا یہ آئین دو سال اور 7 ماہ تک نافذ رہا۔

س63۔ ریاست حیدرآباد دکن پر مختصر نوٹ لکھیں۔

جواب: ریاست حیدرآباد دکن:

حیدرآباد دکن موجودہ بھارت کی جنوبی ریاستوں آندھرا پردیش اور تلنگانا کا مشترکہ دارلحکومت ہے۔ تقسیم برصغیر کے وقت یہاں کا حکمران

نظام کہلاتا تھا۔ یہاں ہندوؤں کی اکثریت تھی۔ برطانوی ہندوستان میں یہ ایک الگ ریاست تھی اور اس کا رقبہ 86 ہزار مربع میل تھا۔ نظام اپنی ریاست کو خودمختار رکھنا چاہتا تھا لیکن 1948ء میں بھارتی افواج نے نظام کی حکومت کا خاتمہ کر کے اس ریاست پر قبضہ کرلیا۔ حیدرآباد دکن اپنی شان دار تاریخ اور ثقافت کی وجہ سے مشہور ہے۔

س64۔ ریاست جوناگڑھ نے اپنے الحاق کا کیا فیصلہ کیا تھا؟

جواب: ریاست جوناگڑھ:

تقسیم ہند کے وقت اس ریاست کے نواب محمد مہابت خان نے ریاست جوناگڑھ کا الحاق پاکستان کے ساتھ کرنے کا اعلان کردیا۔ حکومت پاکستان کی طرف سے بھی اس کی منظوری دے دی گئی لیکن بھارتی افواج نے 1947ء میں ریاست جوناگڑھ پر حملہ کر کے اس پر قبضہ کرلیا۔

س65۔ ریاست مناوادر نے اپنے الحاق کا کیا فیصلہ کیا تھا؟

جواب: ریاست مناوادر:

تقسیم ہند کے وقت اس ریاست کا حکمران مسلمان تھا۔ اس نے پاکستان کے ساتھ اپنی ریاست کے الحاق کا اعلان کردیا۔ یہ ریاست جوناگڑھ کے ساتھ واقع تھی۔ بھارتی افواج نے جوناگڑھ پر پہلے ہی قبضہ کر رکھا تھا۔ بھارتی افواج نے اس کا فائدہ اٹھاتے ہوئے ریاست مناوادر پر بھی قبضہ کرلیا۔

س66۔ بنیادی جمہوریتوں کے نظام میں یونین کونسل / ٹاؤن کمیٹی سے کیا مراد ہے اور یہ کس طرح کام کرتی تھی؟

جواب: یونین کونسل / ٹاؤن کمیٹی:

بڑے دیہی قصبات میں یونین کونسل اور چھوٹے قصبات میں ٹاؤن کمیٹی بنیادی جمہوریتوں کی پہلی منزل تھی۔ ہر یونین کونسل متعدد دیہاتوں پر مشتمل تھی اور پانچ ہزار سے لے کر دس ہزار تک آبادی کی نمائندگی کرتی تھی۔ ہر ایک ہزار افراد کی نمائندگی ایک رکن کرتا تھا۔ یونین کونسل کے نمائندے اپنا ایک چیئرمین منتخب کرتے تھے چھوٹے قصبوں میں ٹاؤن کمیٹی کے ارکان کا انتخاب کیا جاتا تھا۔ یونین کونسل اور ٹاؤن کمیٹی اپنے علاقہ میں اجتماعی ترقی کے فرائض انجام دیتی تھی۔

س67۔ بنیادی جمہوریتوں کے نظام کی افادیت تحریر کریں۔

جواب: نظام کی افادیت:

اس نظام کا مقصد عوامی سطح پر لوگوں کے مسائل حل کرتا تھا۔ اس نظام میں گاؤں اور محلے کی سطح پر عوامی نمائندوں کا انتخاب کیا جاتا تھا۔ یہ عوامی نمائندے اپنے علاقے کے مسائل سے بخوبی آگاہ ہوتے تھے اور عوام کو جوابدہ بھی ہوتے تھے۔ اس نظام کے قیام سے لوگوں کے بنیادی مسائل کی طرف توجہ دی گئی اور ان کی سماجی اور فلاحی بہبود کے لیے منصوبے شروع کیے گئے۔

س68۔ بنیادی جمہوریتوں کے نظام میں تحصیل کونسل / تھانہ کونسل سے کیا مراد ہے اور یہ کس طرح کام کرتی تھی؟

جواب: تحصیل کونسل / تھانہ کونسل:

بنیادی جمہوریتوں کے نظام کی دوسری منزل تھانہ کونسل اور تحصیل کونسل کہلاتی تھی۔ مغربی پاکستان میں تحصیل کونسل چیئرمین تحصیل دار ہوتا تھا۔ تحصیل میں شامل تمام یونین کونسلوں کے چیئرمین تحصیل کونسل کے اراکین ہوتے تھے۔ اسی طرح مشرقی پاکستان میں ہر تھانہ کونسل تمام یونین کونسلوں اور قصبات کی ٹاؤن کمیٹیوں کے چیئرمینوں پر مشتمل ہوتی تھی اور اس کا چیئرمین سب ڈویژنل آفیسر ہوتا تھا۔ ہر تھانہ اور تحصیل کونسل اپنی حدود میں واقع یونین کونسلوں کی سرگرمیوں کو بامقصد اور مربوط بناتی تھی۔

س69۔ بنیادی جمہورتیوں کے نظام میں ضلع کونسل سے کیا مراد ہے اور یہ کس طرح کام کرتی تھی؟

جواب: ضلع کونسل:

ضلع کونسل بنیادی جمہوریت کے نظام کی تیسری اہم منزل تھی۔ یہ ضلع بھر کی یونین کونسلوں، ٹاؤن کمیٹیوں اور یونین کمیٹیوں کے منتخب چیئرمینوں، میونسپل کمیٹیوں کے چیئرمینوں اور کنٹونمنٹ بورڈوں کے نائب صدر اور سرکاری افسروں پر مشتمل تھی۔ ہر ضلع کونسل کے نصف اراکین نامزد کردہ ہوتے تھے۔ ضلع کا ڈپٹی کمشنر یا کلکٹر ضلع کونسل کا چیئرمین ہوتا تھا۔

س70۔ بنیادی جمہورتیوں کے نظام میں ڈویژنل کونسل سے کیا مراد ہے اور یہ کس طرح کام کرتی تھی؟

جواب: ڈویژنل کونسل:

ڈویژنل کونسل بنیادی جمہورت کے نظام کی آخری منزل تھی۔ ہر ڈویژنل کونسل سرکاری (نامزد کردہ) اور منتخب اراکین پر مشتمل ہوتی تھی۔ ڈسٹرکٹ کونسلوں کے چیئرمین بلحاظ عہدہ ڈویژنل کونسل کے رکن ہوتے تھے۔ ڈویژنل کمشنر بلحاظ عہدہ ڈویژنل کونسل کا چیئرمین ہوتا تھا۔ ڈویژنل کونسل اپنے ماتحت کنٹونمنٹ بورڈوں اور مقامی اداروں کی سرگرمیوں میں ربط قائم کرتی تھی۔ ڈویژن کے لیے ترقیاتی سکیمیں مرتب کرتی تھی اور حکومت کی جاری کردہ ہدایات پر عمل درآمد کرواتی تھی۔

س71۔ مسلم عائلی قوانین 1961ء کے نکات تحریر کریں۔

جواب: مسلم عائلی قوانین 1961ء:

جنرل ایوب خان نے 1961ء میں مسلم عائلی قوانین کا نفاذ کیا:

1۔ ان قوانین کے مطابق پاکستان میں پہلی دفعہ نکاح کا اندراج لازمی قرار دیا گیا۔
2۔ اس کے علاوہ پہلی بیوی کی اجازت کے بغیر دوسری شادی خلاف قانون قرار دی گئی۔
3۔ شادی کے لیے لڑکے کی عمر کم از کم 18 سال مقرر کی گئی جب کہ لڑکی کی عمر 16 سال مقرر کی گئی۔
4۔ طلاق کی صورت میں عدّت کا عرصہ 90 دن رکھا گیا۔
5۔ ان قوانین کے تحت دادا کی وراثت میں یتیم پوتے کا حق بھی تسلیم کیا گیا۔

س72۔ 1962ء کے آئین کی کوئی سے چار خصوصیات تحریر کریں۔ (L.B. 2022)

جواب: 1962ء کے آئین کی خصوصیات:

1962ء کا آئین کی اہم خصوصیات درج ذیل ہیں:

i۔ 1962ء کا آئین تحریری تھا جو کہ 250 دفعات اور 5 گوشواروں پر مشتمل تھا۔
ii۔ 1962ء کا آئین وفاقی نوعیت کا تھا۔ اس دستور میں پاکستان کے دونوں حصوں کو برابر نمائندگی دی گئی۔
iii۔ عوام کو بہتر زندگی گزارنے اور اپنی صلاحیتوں کے اظہار کے لیے کئی حقوق دیے گئے، جن کو شہریوں کے بنیادی حقوق کہتے ہیں۔
iv۔ 1962ء کے آئین میں اُردو اور بنگالی دونوں کو پاکستان کی قومی زبانیں قرار دیا گیا۔

س73۔ 1965ء کی جنگ میں صدر ایوب خان نے عوام سے خطاب کرتے ہوئے کیا کہا؟

جواب: صدر ایوب خان کا خطاب:

اس موقع پر صدر پاکستان ایوب خان نے ریڈیو اور ٹی وی پر خطاب کرتے ہوئے کہا: ”ہمارے بہادر سپاہی دشمن کو پسپا کرنے کے لیے

آگے بڑھ رہے ہیں اور پاکستان کی مسلح افواج بہادری کا مظاہرہ کریں گی۔ ہماری مسلح افواج ناقابلِ شکست جذبے سے دشمن کو شکست دے دیں۔ بھارتی حکمرانوں کو یہ علم نہیں کہ انھوں نے کس قوم کو للکارا ہے۔

س74۔ لاہور کے محاذ پر دشمن کو کس بہادر افسر نے روکا اور جام شہادت نوش کیا؟

جواب: **میجر راجا عزیز بھٹی کا کارنامہ:**

لاہور واہگہ کے محاذ پر میجر راجا عزیز بھٹی اور ان کے ساتھیوں نے دشمن کا ڈٹ کر مقابلہ کیا، دشمن کو اپنے علاقے میں داخل ہونے سے روکے رکھا۔ انھوں نے اپنی جان کا نذرانہ تو پیش کر دیا مگر دشمن کو کامیاب نہ ہونے دیا اور دشمن بی۔ آر۔ بی نہر کو عبور نہ کر سکا۔ اس بہادری کے صلہ میں انھیں ''نشانِ حیدر'' سے نوازا گیا۔

س75۔ 1965ء کی جنگ سے پاکستان پر کیا اثرات مرتب ہوئے؟

جواب: **1965ء کی جنگ کے اثرات:**

1۔ پاکستان بین الاقوامی شہرت اختیار کر گیا اور اس کے وقار میں اضافہ ہوا۔
2۔ مسئلہ کشمیر کی اہمیت ایک بار پھر اُجاگر ہوئی۔
3۔ پاکستان کو امریکہ اور یورپ والوں کا دوغلا پن ظاہر ہو گیا۔
4۔ چین نے اس نازک وقت پر بھرپور ساتھ دے کر دوستی کا حق ادا کر دیا۔
5۔ مسلمان ممالک نے پاکستان کا بھرپور ساتھ دے کر مسلم بھائی چارے کا ثبوت دیا۔

س76۔ 1965ء کی جنگ میں عوام نے کس اتحاد اور یک جہتی کا مظاہرہ کیا؟

جواب: **جنگ میں عوامی اتحاد اور یک جہتی:**

1965ء کی جنگ میں عوام نے اتحاد اور یک جہتی کا مظاہرہ اس طرح کیا کہ

1۔ اس جنگ میں حزبِ اختلاف کے لیڈروں نے صدر پاکستان کو مکمل تعاون کی پیش کش کی۔
2۔ پاکستانی عوام نے مثالی اتحاد اور یک جہتی کا مظاہرہ کیا۔
3۔ عوام نے اپنے فوجی بھائیوں کے لیے خون کے عطیات دیے اور مورچوں میں جا کر اپنی خدمات پیش کیں۔

س77۔ ایوب خان کے دور میں صنعت کے شعبے کو ترقی دینے کے لیے کن اداروں کا قیام عمل میں لایا گیا؟

جواب: **صنعت کے شعبے کو ترقی دینے کے لیے اداروں کا قیام:**

ایوب خان کے دور میں بیرونی سرمایہ کاروں کو ملک میں سرمایہ کاری کی ترغیب دینے کے لیے 1959ء میں انویسٹمنٹ پروموشن بیورو (IPB) کا قیام عمل میں لایا گیا۔ صنعتی شعبوں کی مدد کے لیے سائنسی تحقیق میں اضافہ کے لیے پاکستان کونسل آف سائینٹیفک اینڈ انڈسٹریل ریسرچ (PCSIR) کا قیام عمل میں لایا گیا۔ 1961ء میں پاکستان انڈسٹریل ڈویلپمنٹ بینک کا قیام عمل میں لایا گیا جس کا مقصد صنعتوں کی ترقی کے لیے طویل اور قلیل مدت کے لیے قرضے دینا تھا۔ پاکستان انڈسٹریل کریڈٹ اینڈ انویسٹمنٹ کارپوریشن (PICIC) کا قیام عمل میں لایا گیا جس نے سٹیٹ بینک آف پاکستان کی مدد سے صنعتوں کی مالی مدد کی۔ ایکسپورٹ بونس سکیم کا بھی آغاز کیا گیا۔

س78۔ معاشی ترقی سے کیا مراد ہے؟

جواب: معاشی ترقی سے مراد:

معاشی ترقی سے مراد کسی پسماندہ معیشت کا ترقی یافتہ معیشت کی طرف گامزن ہونا ہے۔ یہ ایک ایسا عمل ہے جس کے دوران جدید اور ترقی یافتہ ذرائع کو اختیار کر کے معیشت میں ایسی تبدیلیاں لائی جاتی ہیں جن سے ملک کی قومی آمدنی بڑھتی ہے۔

س79۔ ایوب خان کی زرعی اصلاحات کے کوئی سے پانچ نکات بیان کریں۔

جواب: ایوب خان کی زرعی اصلاحات:

ایوب خان کی زرعی اصلاحات مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ بڑے جاگیرداروں کے لیے زمین کی ملکیت کی حد مقرر کی۔
2۔ مزارعوں اور ہاریوں میں زمین تقسیم کی گئی۔
3۔ زیادہ پیداوار دینے والے بیج منگوا کر کسانوں میں تقسیم کیے۔
4۔ کیمیائی کھادوں کے استعمال کو بڑھایا گیا۔
5۔ ٹریکٹر ہارویسٹر اور تھریشر کو متعارف کروایا۔
6۔ آسان شرائط پر زرعی قرضوں کا اجرا کیا تاکہ غریب کسان نئی مشینری، کھادیں اور بیج خرید سکیں۔

س80۔ دوسرے پانچ سالہ ترقیاتی منصوبے کا دورانیہ اور اہداف کیا تھے؟

جواب: دوسرے پانچ سالہ ترقیاتی منصوبے کا دورانیہ:

دوسرے پانچ سالہ ترقیاتی منصوبے کا دورانیہ 1960-1965 ہے۔

اہداف:

دوسرے پانچ سالہ ترقیاتی منصوبے کے اہداف درج ذیل ہیں:

1۔ قومی آمدنی اور فی کس آمدنی میں اضافہ کرنا۔
2۔ لوگوں کے لیے روزگار کے مواقع فراہم کرنا۔
3۔ زرعی پیداوار اور بڑی اوسط درجے کی صنعتوں کی پیداواری صلاحیت میں اضافہ کرنا۔
4۔ برآمدات میں اضافہ کرنا۔

س81۔ تیسرے پانچ سالہ ترقیاتی منصوبے کا دورانیہ اور اہداف کیا تھے؟

جواب: تیسرے پانچ سالہ ترقیاتی منصوبے کا دورانیہ:

تیسرے پانچ سالہ ترقیاتی منصوبے کا دورانیہ 1965-1970 ہے۔

اہداف: تیسرے پانچ سالہ ترقیاتی منصوبے کے اہداف درج ذیل ہیں:

1۔ قومی آمدنی میں اضافہ۔
2۔ افرادی قوت کو 1985ء تک روزگار فراہم کرنا۔
3۔ غیر ملکی امداد پر انحصار ختم کرنا۔
4۔ ملک کے مختلف حصوں میں فی کس آمدنی کے تفاوت کو ختم کرنا تھے۔

س82۔ جنرل ایوب نے کب استعفیٰ دیا؟

جواب: جنرل ایوب کا استعفیٰ:

جب ملک کے حالات زیادہ خراب ہونے لگے۔لوگوں کا ایوب خان کی حکومت سے اعتماد اُٹھ گیا تو 25 مارچ 1969ء کو ایوب خان نے استعفیٰ دے دیا۔

س83۔ جنرل یحییٰ خان نے کب حکومت سنبھالی؟

جواب: جنرل یحییٰ خان نے 25 مارچ 1969ء کو ملک میں مارشل لا لگا کر حکومت سنبھالی لی۔

س84۔ آئینی ڈھانچے "لیگل فریم ورک آرڈر" میں آئین کی حکمت عملی کے درج ذیل نکات تحریر کیجئے۔

جواب: آئندہ کی حکمت عملی کے لیے نکات:

آئینی ڈھانچے "لیگل فریم ورک آرڈر" میں آئندہ کی حکمت عملی کے درج ذیل نکات طے کیے گئے:

1۔ اسلامی طرز زندگی کا فروغ۔ 2۔ اسلام کے اخلاقی اصولوں پر عمل کرنا۔

3۔ پاکستان میں اسلامی اصولوں کے فروغ کے لیے اقدامات کرنا۔ 4۔ مسلمانوں کو قرآن اور اسلامیات کی تعلیم کی فراہمی کا بندوبست کرنا۔

س85۔ 30 مارچ 1970ء کے لیگ فریم ورک آرڈر کے اہم نکات کون سے ہیں؟

جواب: لیگل فریم ورک آرڈر:

اس لیگل فریم ورک آرڈر کے اہم نکات درج ذیل ہیں:

1۔ مغربی پاکستان سے ون یونٹ کا خاتمہ کر دیا گیا اور چاروں صوبے بحال کر دیے گئے۔

2۔ قومی اسمبلی کی کل نشستوں کی کل تعداد 313 کر دی گئی۔ جس میں 13 نشستیں خواتین کے لیے مخصوص کر دی گئیں۔

3۔ انتخاب لڑنے کے لیے امیدوار کی کم از کم عمر 25 سال مقرر کی گئی۔

4۔ اگر نئی قومی اسمبلی 120 دنوں کے اندر نیا آئین بنانے میں ناکام رہی تو اسمبلی ختم ہو جائے گی۔

س86۔ بنگلہ دیش کا قیام کب عمل میں آیا؟

جواب: بنگلہ دیش کا قیام:

بنگلہ دیش 16 دسمبر 1971ء کو قائم ہوا۔

س87۔ بالغ رائے دہی کی بنیاد پر پاکستان کے پہلے انتخابات کو مختصراً بیان کریں۔

جواب: بالغ رائے دہی کی بنیاد:

لیگل فریم ورک آرڈر 1970ء کے مطابق قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلیوں کے لیے عام انتخابات ہوئے۔ یہ بالغ رائے دہی کی بنیاد پر پاکستان کی تاریخ میں پہلے انتخابات تھے لہٰذا عوام میں ان انتخابات کے لیے بھرپور جوش و خروش پایا جاتا تھا۔ ان انتخابات میں تمام سیاسی جماعتوں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اہم سیاسی جماعتوں میں عوامی لیگ اور پاکستان پیپلز پارٹی بہت مقبول تھیں۔ پیپلز پارٹی نے روٹی، کپڑا اور مکان کا نعرہ لگایا جو کہ عوام میں بہت مقبول ہوا۔ انتخابی نتائج کے بعد عوامی لیگ واحد اکثریتی جماعت کے طور پر سامنے آئی جس نے قومی اسمبلی کی 300 جنرل نشستوں میں سے 167 نشستیں جیت لیں اور پاکستان پیپلز پارٹی نے 81 نشستیں حاصل کیں۔ باقی تمام جماعتیں قومی اسمبلی کی صرف 37 نشستیں جیتنے میں کامیاب ہوئیں۔

س88۔ یوم راست اقدام کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ (L.B 2022)

جواب: یوم راست اقدام:

16 اگست 1946ء کو مسلم لیگ نے عوامی سطح پر راست اقدام منانے کا فیصلہ کیا۔ کیوں کہ ہندو انگریزوں کے بعد برصغیر پر حکومت کا خواب دیکھ رہے تھے۔ اس روز برصغیر میں جگہ جگہ جلسے کیے گئے جس میں کانگریس کے عزائم کو بے نقاب کیا گیا۔

س89۔ ریاست جموں وکشمیر پر دو سطریں تحریر کیجیے۔ (L.B. 2022)

جواب: ریاست جموں وکشمیر

1948ء میں بھارت نے اپنی فوجیں کشمیر میں بھیج کر اس پر ناجائز قبضہ کرنے کی کوشش کی مگر کشمیری مجاہدین نے موجودہ آزاد جموں وکشمیر کے علاقہ بھارت سے آزاد کرا لیا۔ بھارت اس مسئلہ کو اقوام متحدہ میں لے گیا۔ اقوام متحدہ نے اپنی قراردادوں میں اس بات کو اکثریت سے منظور کیا کہ کشمیر کا فیصلہ رائے شماری سے کشمیری عوام کی امنگوں کے مطابق کیا جائے گا۔

س90۔ پاکستان کے قبائلی علاقوں کے متعلق مختصر بیان کیجیے۔ (L.B. 2022)

جواب: قبائلی علاقے:

قبائلی علاقہ جات 27 ہزار 220 مربع کلومیٹر کے علاقے پر پھیلے ہوئے ہیں۔ پاکستان کے اعلان کے بعد قبائلی علاقہ جات چاروں صوبوں سے علیحدہ حیثیت رکھتے تھے اور یہ وفاق کے زیر انتظام رہے۔ 2018ء میں یہ علاقے صوبہ خیبر پختونخواہ میں ضم ہوگئے۔

(حصہ دوم)

﴾مختصر مشقی سوالات کے جوابات﴿

سوال نمبر 2: سوالات کے مختصر جوابات دیں۔

س1۔ محل وقوع کی تعریف کریں۔

محل وقوع:

کوئی ملک، شہر قصبہ یا کوئی طبعی جسم جہاں پایا جائے اسے اس کا محل وقوع کہتے ہیں۔

پاکستان کا محل وقوع:

پاکستان $23\frac{1}{2}°$ درجے سے 37° درجے عرض بلد شمالی اور 61° درجے سے 77° درجے طول بلد مشرق کے درمیان پھیلا ہوا ہے۔
اس کے مشرق میں بھارت، مغرب میں افغانستان اور ایران، شمال میں چین اور جنوب میں بحیرہ عرب واقع ہے۔

س2۔ پاکستان کے چار قدرتی خطوں کے نام تحریر کریں۔

جواب: پاکستان کے قدرتی خطوں کے نام:

پاکستان کے اہم قدرتی خطے مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ میدانی خطہ 2۔ صحرائی خطہ 3۔ ساحلی خطہ 4۔ مرطوب اور نیم مرطوب پہاڑی خطہ

س3۔ سیم و تھور کا مفہوم لکھیں۔

جواب: سیم:

جب زیر زمین پانی کی سطح ایک حد سے زیادہ بلند ہو جاتی ہے اور پھر یہ پانی زمین کے مساموں سے گزر کر زیادہ مقدار میں سطح زمین پر آجاتا ہے اور زمین دلدل بن جاتی ہے۔ زمین کی اس حالت کو سیم کہتے ہیں۔

[WEBSITE: [redacted].FRE[redacted]

تھور:

جب زیرِ زمین پانی کی سطح بہت کم ہو جاتی ہے اور پانی بخارات بن کر اڑ جاتا ہے تو نمکیات سطح زمین پر رہ جاتے ہیں اس کے نتیجے میں زمین کاشت کے قابل نہیں رہتی اور بنجر ہو جاتی ہے اس صورت حال کو تھور کا نام دیا جاتا ہے۔

س4۔ جنگلات کے دو فوائد بیان کریں۔/ جنگلات کی اہمیت بیان کریں۔ (L.B. 2022)

جواب: جنگلات کے فوائد:

جنگلات کے فوائد مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ جنگلات سے حاصل ہونے والی جڑی بوٹیاں ادویات بنانے میں کام آتی ہیں۔

2۔ جنگلات جنگلی حیات (پرند اور چرند) کے لیے بہت ضروری ہیں۔

3۔ درخت کی جڑیں مٹی کو آپس میں جکڑے رکھتی ہیں جس سے پانی کے بہاؤ سے زرخیز مٹی اپنی جگہ پر موجود رہتی ہے۔ اس طرح زمین کی زرخیزی قائم رہتی ہے۔

س5۔ پانی کو آلودگی سے بچاؤ کے دو طریقے بیان کریں۔

جواب: پانی کو آلودگی سے بچاؤ کے طریقے:

پانی کو آلودگی سے بچاؤ کے طریقے مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ فیکٹریوں سے خارج ہونے والے پانی کو فلٹریشن پلانٹ لگا کر صاف کرنا چاہیے۔

2۔ مختلف جگہوں پر کھڑے گندے پانی کے نکاس کے لیے حکومتی مشینری کا استعمال کیا جائے۔

س6۔ پاکستان میں پائے جانے والی تین گلیشیرز کے نام لکھیں۔

جواب: پاکستان کے بڑے کے گلیشیرز کے نام:

پاکستان کے بڑے اہم گلیشیرز کے نام مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ سیاچن 2۔ بلتورو 3۔ بیافو

س7۔ صحرائی زندگی کی تعریف کریں۔

جواب: صحرائی زندگی:

ایسے تمام عوامل جانوروں کا چرنا، جنگلات سے درختوں کا کٹاؤ اور زمین میں بار بار ایک ہی فصل اُگانا، یہ سب مل کر زمین بنجر بناتے ہیں۔ اس سے زمین کی زرخیزی قائم نہیں رہتی اور وہ ناقابل کاشت ہو جاتی ہے اس سارے عمل کو جس میں ہم زمین کو ناکارہ بناتے ہیں، زمین کا صحرا میں تبدیل ہونا صحرائی زندگی کہلاتا ہے۔

س8۔ پاکستان میں نہروں کی اقسام کے نام لکھیں۔

پاکستان میں نہروں کی اقسام:

پاکستان میں نہروں کی اقسام مندرجہ ذیل ہیں:

i۔ طغیانی یا سیلابی نہریں ii۔ دوامی نہریں iii۔ غیر دوامی نہریں iv۔ رابطہ نہریں

س9۔ زمینی درجہ حرارت میں اضافے کی وجہ سے کس قسم کی موسمیاتی تبدیلیاں وقوع پذیر ہو رہی ہیں؟

جواب: زمینی درجہ حرارت میں اضافے کی وجہ:

زمینی درجہ حرارت میں اضافے کی وجہ سے موسمیاتی تبدیلیاں ہو رہی ہیں مثلاً بارشوں میں کمی یا زیادتی، سیلاب کا آنا، بارشوں کے وقت میں تبدیلی وغیرہ شامل ہے، جس سے ہمارا زراعت کا شعبہ بُری طرح متاثر ہو رہا ہے۔

س10۔ جنگلات کے کٹاؤ کے دو نقصانات لکھیں۔

جواب: جنگلات کے کٹاؤ کے دو نقصانات

1۔ جنگلات کی بے دریغ کٹائی سے آکسیجن کی پیداوار میں کمی ہو رہی ہے۔

2۔ زمین کے درجہ حرارت میں بھی اضافہ دیکھنے میں آتا ہے۔

3۔ زمینی کٹاؤ میں اضافہ دیکھنے میں آتا ہے۔

4۔ جنگلی حیات میں کمی ہو جاتی ہے۔

﴿اضافی مختصر سوالات کے جوابات﴾

س11۔ طبعی ماحول سے کیا مراد ہے؟ (L.B. 2022)

جواب: طبعی ماحول

طبعی ماحول کسی ملک کے رہنے والوں کی معاشی، معاشرتی اور سماجی سرگرمیوں پر گہرا اثر ڈالتا ہے۔

طبعی ماحول سے مراد:

طبعی ماحول سے مراد محل وقوع، طبعی خدوخال اور آب و ہوا ہیں۔

س12۔ وسطی ایشیائی ممالک کے نام لکھیں۔

جواب وسطی ایشیائی ممالک:

وسطی ایشیائی ممالک میں آذربائیجان، ازبکستان، تاجکستان، ترکمانستان، قازقستان اور کرغیزستان شامل ہیں۔

س13۔ پاکستان کے لئے افغانستان اور وسطی ایشیائی ممالک کی اہمیت بیان کیجیے۔

ج: پاکستان کے لئے افغانستان اور وسطی ایشیائی ممالک کی اہمیت:

یہ ممالک اپنا کوئی ساحل نہیں رکھتے ان کو سمندر تک پہنچنے کے لئے پاکستان کی بندرگاہوں اور سرزمین سے گزرنا پڑتا ہے۔ یہ ممالک تیل، گیس اور زرعی پیداوار کے لحاظ سے دنیا بھر میں بہت مشہور ہے۔ پاکستان کے ان اسلامی ریاستوں سے مذہبی، ثقافتی اور تجارتی تعلقات قائم ہیں۔

س14۔ ڈیورنڈن لائن کسے کہتے ہیں۔

جواب: ڈیورنڈ لائن:

پاکستان کی افغانستان کے ساتھ ملحقہ سرحد کو ڈیورنڈ لائن کہتے ہیں۔

س15۔ پاکستان اور بھارت کے درمیان حالات کس وجہ سے خراب ہیں؟

جواب: پاکستان اور بھارت کے درمیان کشیدگی کی وجہ:

پاکستان اور بھارت کے درمیان کشیدگی کی وجہ مسئلہ کشمیر سرحدوں کی حد بندی کا تنازعہ، پانی کی تقسیم جیسے مسائل ہیں۔

س16۔ پاکستان کی اہم بندرگاہیں کون کون سی ہیں؟

جواب: پاکستان کی اہم بندرگاہیں:

پاکستان کی اہم بندرگاہیں مندرجہ ذیل ہیں:

پاکستان کی اہم بندرگاہیں کراچی، گوادر اور پورٹ قاسم ہیں۔

س17۔ کراچی کی بندرگاہ کی تجارتی اہمیت کیا ہے؟

جواب: کراچی کی بندرگاہ کی اہمیت:

کراچی پاکستان کی سب سے قدیم بندرگاہ ہے یہ بندرگاہ بین الاقوامی معیار کی حامل ہے اور بین الاقوامی تجارت میں براعظم ایشیا میں اپنا الگ مقام رکھتی ہے۔

س18۔ جنوب مشرقی ایشیائی ممالک کے نام لکھیں۔

جواب: جنوب مشرقی ایشیائی ممالک:

جنوب مشرقی ایشیائی ممالک میں انڈونیشیا، ملائیشیا اور برونائی دارالسلام شامل ہیں۔

س19۔ جنوبی ایشیائی مسلم ممالک کے نام لکھیں۔

جواب: جنوبی ایشیائی مسلم ممالک:

جنوبی ایشیائی مسلم ممالک مندرجہ ذیل ہیں:

جنوبی ایشیائی مسلم ممالک میں بنگلادیش، مالدیپ شامل ہیں۔

س20۔ طبعی خدوخال کے لحاظ سے پاکستان کو کتنے بڑے حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے؟

جواب: طبعی خدوخال کے لحاظ سے پاکستان کے حصے:

طبعی خدوخال کے لحاظ سے پاکستان کو مندرجہ ذیل تین بڑے حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

1۔ پہاڑی سلسلے 2۔ سطوح مرتفع 3۔ میدان

س21۔ پہاڑ کسے کہتے ہیں؟

جواب: پہاڑ:

زمین کا وہ حصہ جو سطح زمین سے بلند ہو اور جس کی اطراف ڈھلوان زیادہ اور سطح پتھریلی اور ناہموار ہو، پہاڑ کہلاتا ہے۔

س22۔ پاکستان کے تین بڑے پہاڑی سلسلوں کے نام لکھیں۔

جوب: پاکستان کے پہاڑی سلسلے:

پاکستان کے تین بڑے پہاڑی سلسلوں کے نام مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ شمالی پہاڑی سلسلے 2۔ وسطی پہاڑی سلسلے 3۔ مغربی پہاڑی سلسلے

س23۔ شمالی پہاڑی سلسلوں کے نام تحریر کریں۔

جواب: شمالی پہاڑی سلسلے:

شمالی پہاڑی سلسلے مندرجہ ذیل ہیں۔

i۔ کوہ ہمالیہ ii۔ کوہ قراقرم

س24۔ کوہ قراقرم میں واقع چوٹی کا نام اور بلندی لکھیں۔

جواب: کوہ قراقرم کی بلندترین چوٹی:

اس سلسلہ کی بلندترین چوٹی کا نام "کے۔ٹو" ہے۔ جس کا گوڈون آسٹن بھی کہتے ہیں۔ یہ دنیا کی دوسری بلندترین پہاڑی چوٹی ہے۔ اس کی بلندی 8611 میٹر ہے۔

س25۔ شاہراہ ریشم کہاں واقع ہے اور کن دو ممالک کو ملاتی ہے؟

جواب شاہراہ ریشم:

شاہراہ ریشم قراقرم کے پہاڑی سلسلوں میں واقع ہے جو چین اور پاکستان کے تعاون سے بنائی گئی ہے۔ یہ درّہ خنجراب کے راستے پاکستان کو چین سے ملاتی ہے۔ اسے شاہراہ قراقرم بھی کہتے ہیں۔

س26۔ کوہ قراقرم میں واقع خوبصورت وادیوں کے نام لکھیں۔

کوہ قراقرم میں واقع خوبصورت وادیاں:

وادی ہنزہ اور گلگت کوہ قراقرم کی خوب صورت وادیاں ہیں۔

س27۔ کوہ ہمالیہ کے پہاڑی سلسلوں کے نام تحریر کریں۔

جواب: کوہ ہمالیہ کے پہاڑی سلسلے:

کوہ ہمالیہ کے پہاڑی سلسلوں کے نام درج ذیل ہیں:

1۔ شوالک کی پہاڑیاں 2۔ ہمالیہ صغیر کا پہاڑی سلسلہ 3 ہمالیہ کبیر کا پہاڑی سلسلہ

س28۔ ہمالیہ کبیر کی مشہور چوٹی کا نام اور اس کی بلندی بیان کریں۔ (L.B. 2022)

جواب: ہمالیہ کبیر کی بلندترین چوٹی:

ہمالیہ کبیر دنیا کی بلندترین پہاڑی سلسلوں میں سے ایک ہے۔ اس کی اوسط بلندی 6500 میٹر ہے۔ اس سلسلہ کی مشہور چوٹی کا نام

"نانگا پربت" ہے۔نانگا پربت کی بلندی 8126 میٹر ہے۔

س29۔ کشمیر کی خوب صورت وادی کون سے پہاڑی سلسلے میں واقع ہے؟

جواب: کشمیر کی خوب صورت وادی:

کشمیر کی خوب صورت وادی کوہ ہمالیہ میں واقع ہے۔

س30۔ شمالی پہاڑوں کی اہمیت بیان کیجیے۔

جواب: شمالی پہاڑوں کی اہمیت:

1۔ یہ پہاڑی سلسلے ہماری شمالی سرحد کو محفوظ رکھتے ہیں۔

2۔ مغربی اور شمالی سرد ہواؤں سے ہمیں بچاتے ہیں۔

3۔ ان سلسلوں میں موجود صحت افزا مقامات اور وادیاں سیاحت کو فروغ دیتی ہیں۔جس سے ہم کافی زیادہ زرمبادلہ کماتے ہیں۔

س31: پاکستان کے شمالی مغربی پہاڑی سلسلے کا نام لکھیں۔

جواب: پاکستان کے شمالی مغربی پہاڑی سلسلہ:

پاکستان کے شمالی مغربی پہاڑی سلسلے کو کوہ ہندوکش کہتے ہیں۔

س32۔ کوہ ہندوکش کی بلند ترین چوٹی کا نام اور اس کی بلندی کیا ہے؟

جواب: کوہ ہندوکش کی بلند ترین چوٹی:

کوہ ہندوکش کی بلند ترین چوٹی "ترچ میر" ہے اس کی بلندی 7690 میٹر ہے۔

س33۔ کوہ ہندوکش میں واقع خوب صورت وادیوں کے نام تحریر کریں؟

جواب: کوہ ہندوکش کی خوب صورت وادیاں:

کوہ ہندوکش کی خوب صورت وادیاں مندرجہ ذیل ہیں:

کوہ ہندوکش کی خوب صورت وادیوں میں چترال، سوات اور دیر شامل ہیں۔

س34۔ مغربی پہاڑی سلسلوں کے نام تحریر کریں۔

جواب: مغربی پہاڑی سلسلے:

مغربی پہاڑی سلسلوں کے نام مندرجہ ذیل ہیں:

i۔ کوہ سفید کا پہاڑی سلسلہ ii۔ وزیرستان کی پہاڑیاں iii۔ ٹوبا کاکڑ کا پہاڑی سلسلہ

س35۔ درّہ خیبر کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: درّہ خیبر:

درّہ خیبر کوہ سفید کے شمال میں واقع ہے۔جس کی لمبائی 53 کلومیٹر ہے جو پاکستان اور افغانستان کے درمیان ایک تاریخی گزرگاہ ہے۔

س36۔ وزیرستان کا پہاڑی سلسلہ کہاں واقع ہے؟

جواب: وزیرستان کا پہاڑی سلسلہ:

وزیرستان کی پہاڑیاں کوہ سفید کے جنوب میں واقع ہیں۔یہ پہاڑی سلسلہ دریائے کرم اور دریائے گومل کے درمیان شمالاً جنوباً پھیلا ہوا

ہے۔

س37۔ وزیرستان کے پہاڑی سلسلے کے اہم درّے کون سے ہیں؟

جواب: وزیرستان کے پہاڑی سلسلے کے اہم درّے:

درّہ کرم، درّے ٹوچی اور درّہ گومل وزیرستان کے اہم درّے ہیں۔

س38۔ ٹوبا کاکڑ کا پہاڑی سلسلہ کہاں واقع ہے؟

جواب: ٹوبا کاکڑ کا پہاڑی سلسلہ:

ٹوبا کاکڑ کا پہاڑی سلسلہ وزیرستان کی پہاڑیوں کے جنوب میں افغانستان کی سرحد کے ساتھ ساتھ واقع ہے۔

س39۔ وسطی پہاڑی سلسلے کون کون سے ہیں؟

جواب: وسطی پہاڑی سلسلے:

وسطی پہاڑی سلسلے درجہ ذیل ہیں:

i۔ کوہستان نمک ii۔ کوسلیمانی iii۔ کوہ کیرتھر

س40۔ کوہ سلیمان کہاں واقع ہے اور اس کی بلند ترین چوٹی کون سی ہے؟

جواب: کوہ سلیمان:

کوہ سلیمان کا پہاڑی سلسلہ پاکستان کے وسط میں شمالاً جنوباً پھیلا ہوا ہے۔

کوہ سلیمان کی بلند ترین چوٹی:

کوہ سلیمان کی بلند ترین چوٹی تخت سلیمان ہے جس کی بلندی قریباً 3443 میٹر بلند ہے۔

س41۔ پاکستان کے میدان کو کتنے حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے؟

جواب: پاکستان کے میدانی حصے:

پاکستان کے میدان کو دو اہم حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے:

i۔ دریائے سندھ کا بالائی میدان ii۔ دریائے سندھ کا زیریں میدان

س42۔ پنجاب کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟ یا دریائے سندھ کے بالائی میدان کے بارے میں تحریر کیں۔

جواب: پنجاب کی وجہ تسمیہ:

دریائے سندھ کا بالائی میدان پنجاب کہلاتا ہے۔ یہ سرزمین پانچ دریاؤں سے سیراب ہوتی ہے، لہٰذا اس علاقے کو "پنج آب" یعنی پانچ دریاؤں کی سرزمین کہتے ہیں۔ اس کے پانچ دریاؤں میں راوی، ستلج، چناب، جہلم اور سندھ شامل ہیں۔

س43: ڈیلٹائی علاقہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: ڈیلٹائی علاقہ:

ڈیلٹائی علاقہ سندھ میں ٹھٹھہ سے لے کر بحیرہ عرب تک پھیلا ہوا ہے۔ یہاں دریا کی رفتار سست ہو جاتی ہے اور سمندر میں گرنے سے پہلے دریا کئی شاخوں میں تقسیم ہو کر ڈیلٹا △ کی شکل بناتا ہے۔ جس کی باعث یہ ڈیلٹائی علاقہ کہلاتا ہے۔

س44۔ پاکستان کے مشہور صحراؤں کے نام لکھیں۔

جواب: پاکستان کے مشہور صحراؤں کے نام:

پاکستان کے مشہور صحراؤں کے نام درجہ ذیل ہیں:

i۔ تھل ii۔ چولستان iii۔ تھر iv۔ خاران

س45۔ پنجاب میں میں موجود صحراؤں کے نام تحریر کیں۔

جواب: پنجاب کے اہم صحرا:

پنجاب میں میں موجود صحراؤں کے نام تھل اور چولستان ہیں۔

س46۔ سندھ میں موجود صحرا کا نام تحریر کریں۔

سندھ میں موجود صحرا:

سندھ میں موجود صحرا کا نام تھر ہے۔

س47۔ بلوچستان میں موجود صحرا کا نام تحریر کریں۔

جواب: بلوچستان میں موجود صحرا:

صحرائے خاران صوبہ بلوچستان میں واقع ہے۔

س48۔ ریگستان تھل کے بارے میں مختصراً بیان کیجیے۔

جواب: ریگستان تھل:

یہ ریگستان دریائے جہلم اور دریائے سندھ کے درمیان واقع ہے۔ یہ علاقہ زیادہ تر غیر آباد ہے۔

س49: ضلع بہاول پور کون سے صحرا میں واقع ہے؟

جواب: ضلع بہاول پور:

بہاول پور صحرا چولستان یا روہی میں واقع ہے۔

س50۔ صحرائے تھر میں کون سے اہم اضلاع شامل ہیں؟

جواب۔ صحرائے تھر:

صحرائے تھر کے اہم اضلاع میں بہاول پور، سکھر، خیر پور، سانگھڑ، میر پور خاص شامل ہیں۔

س51: سطح مرتفع کے خدوخال بیان کریں۔

جواب: سطح مرتفع کے خدوخال:

سطح مرتفع کے خدوخال میں نشیب وفراز ملتے ہیں۔ کہیں پہاڑی سلسلے پائے جاتے ہیں، کہیں میدان اور کہیں دریائی وادیاں سطح مرتفع پر موجود ہوتی ہیں۔

س52: دنیا کی سب سے بلند سطح مرتفع کون سی ہے؟

جواب: دنیا کی بلند ترین سطح مرتفع:

سطح مرتفع پامیر دنیا کی سب سے بلند سطح مرتفع ہے۔ جسے دنیا کی چھت بھی کہا جاتا ہے۔

س53۔ پاکستان میں کتنی سطوح مرتفع ہیں؟ان کے نام تحریر کریں۔

جواب: پاکستان کی سطوح مرتفع:

پاکستان میں مندرجہ ذیل دو اہم سطوح مرتفع ہیں:

1۔ سطح مرتفع پوٹھوار 2۔ سطح مرتفع بلوچستان

س54۔ سطح مرتفع پوٹھوار کہاں واقع ہے؟

جواب: سطح مرتفع پوٹھوار:

سطح مرتفع پوٹھوار کوہستان نمک کے شمال میں دریائے جہلم اور دریائے سندھ کے درمیان واقع ہے۔اس کی سطح بے حد کٹی پھٹی ہے۔

س55۔ سطح مرتفع بلوچستان کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: سطح مرتفع بلوچستان:

سطح مرتفع بلوچستان پاکستان کی دوسری بڑی سطح مرتفع ہے جو کہ قدرتی معدنیات سے مالا مال ہے یہ سطح مرتفع کوہ سلیمان اور کوہ کیر تھر کے پہاڑی سلسلوں کے مغرب میں واقع ہے۔اس کی زیادہ سے زیادہ بلندی سطح سمندر سے 900 میٹر تک ہے یہ سارا علاقہ ناہموار اور بنجر ہے۔ یہاں بارش بہت کم ہوتی ہے لہٰذا یہ علاقہ صحرائی خصوصیات رکھتا ہے۔

س56۔ آب وہوا سے کیا مراد ہے؟

جواب: آب وہوا:

کسی ملک کی لمبے عرصے کی موسمی کیفیات کا مطالعہ آب وہوا کہلاتا ہے۔موسمی کیفیات سے مراد درجہ حرارت، بارش، ہوا کا دباؤ اور نمی وغیرہ ہے۔

س57۔ آب وہوا کے لحاظ سے پاکستان کو کتنے خطوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے؟

جواب: آب وہوا کے لحاظ سے پاکستان کے اہم خطے:

آب وہوا کے لحاظ سے پاکستان کو چار خطوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے جو مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ نیم حاری برّی بلند آب وہوا کا خطہ۔ 2۔ نیم حاری برّی سطح مرتفع کی آب وہوا کا خطہ۔

3۔ نیم حاری برّی میدانی آب وہوا کا خطہ۔ 4۔ حاری ساحلی آب وہوا کا خطہ۔

س58۔ کون سی ہوائیں پاکستان کے ساحلی علاقوں میں گرمی کی شدت کو کم کرتی ہیں؟/ درجہ حرارت کے اعتبار سے ساحلی علاقے کی خصوصیات بیان کریں۔

جواب: ساحلی علاقے:

پاکستان کے ساحلی علاقوں میں موسم گرما کے دوران سمندر سے ہوائیں چلتی ہیں۔ہوا میں نمی زیادہ ہوتی ہے۔سالانہ اوسط درجہ حرارت قریباً 32 درجے سینٹی گریڈ ہوتا ہے۔جس کی وجہ سے ساحلی علاقوں کا درجہ حرارت معتدل یعنی سارا سال ایک جیسا رہتا ہے۔

س59۔ پاکستان میں بارش کی صورت حال تحریر کریں۔

جواب: بارش کی صورت حال

پاکستان میں بارش سال میں دو دفعہ ہوتی ہے۔

1۔ موسمِ گرما کی مون سون کی بارش:

جولائی سے ستمبر کے درمیان موسمِ گرما کی مون سون ہواؤں سے مری، اسلام آباد، راولپنڈی، جہلم اور سیالکوٹ کے علاقوں میں اوسطاً 50 انچ کے قریب سالانہ بارش ہوتی ہے اور جنوب کی طرف بتدریج کم ہوتی جاتی ہے۔ جنوبی میدانی علاقے جن میں جنوبی پنجاب، سندھ اور بلوچستان کے علاقے ہیں۔ یہاں 10 انچ سالانہ سے کم بارش ہوتی ہے جس کے باعث یہاں صحرا پائے جاتے ہیں۔ سطح مرتفع بلوچستان اور شمال مغربی پہاڑوں پر گرمیوں میں بارش نہیں ہوتی اس لیے یہ خشک پہاڑی سلسلے ہے۔

2۔ موسمِ سرما کی بارش:

مغربی ہواؤں کی وجہ سے سردیوں میں شمالی میدانوں میں بھی بارش ہوتی ہے لیکن یہ بارش اتنی زیادہ نہیں ہوتی کہ ہماری ضروریات کو پورا کر سکے۔ جنوبی علاقوں میں بارش کم ہونے کی وجہ سے یہاں پر کھیتی باڑی اور لوگوں کے مسائل میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ پاکستان میں پانی کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے ڈیم اور نہریں بنانا بہت ضروری ہے تاکہ زراعت کے فروغ دیا جا سکے۔

س60۔ کاریز سے کیا مراد ہے؟

جواب: کاریز:

پہاڑی علاقوں میں بارش کے پانی کو جمع کر کے زمین دوز نالیوں کے ذریعے ایک جگہ سے دوسری جگہ لایا جاتا ہے۔ ان زمین دوز نالیوں کو کاریز کہتے ہیں۔

س61: گلیشیر سے کیا مراد ہے؟

جواب: گلیشیر:

جب ایک جگہ برف سالہا سال سے جمع ہوتی رہے تو نیچے والی برف سخت ہو جاتی ہے اور کم بلندی کی طرف سرکنے لگتی ہے اسے گلیشیر کہتے ہیں۔

س62۔ گلیشیرز کے فوائد تحریر کریں۔

جواب: گلیشیرز کے فوائد:

گلیشیرز کے فوائد مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ موسمِ گرما میں آہستہ آہستہ پگھل کر سارا سال ہمارے دریاؤں کو آباد رکھتے ہیں
2۔ ہماری آبادی، زراعت اور صنعت کو پانی انھی کی وجہ سے حاصل ہوتا ہے۔
3۔ ہمارا طویل اور منفرد نہری نظام آب پاشی انھی گلیشیرز کی وجہ سے قائم ہے۔
4۔ پن بجلی کے منصوبوں کو پانی یہی گلیشیرز فراہم کرتے ہیں۔

س63۔ سیاچن گلیشیر کے بارے میں مختصراً تحریر کریں۔

جواب: سیاچن گلیشیر:

سیاچن بلتی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی جنگلی گلاب کے ہیں۔ اس گلیشیر پر یہ پودا زیادہ اگتا ہے اس لیے بلتی لوگ اسے سیاچن کہتے ہیں۔ اس کی لمبائی 70 کلومیٹر ہے۔ یہ سلسلہ قراقرم میں واقع ہے۔

س64۔ بالتورو گلیشیر کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: بالتورو گلیشیر:

بالتورو گلیشیر بلتستان میں واقع ہے۔ اس کی لمبائی 62 کلومیٹر ہے۔ مشہور زمانہ کے ٹو پہاڑ بھی اسی گلیشیر میں واقع ہے۔ برالدو کا دریا (Braldu River) اسی گلیشیر سے نکلتا ہے جو دریائے سندھ میں گرتا ہے۔ سکردو شہر سے اس گلیشیر تک رسائی کی جا سکتی ہے۔

س65۔ بتورا گلیشیر کی لمبائی کتنی ہے؟ اور یہ کہاں واقع ہے؟

جواب: بتورا گلیشیر:

بتورا گلیشیر 54 کلومیٹر لمبا ہے۔ یہ وادی گوجل، گلگت بلتستان میں واقع ہے۔

س66۔ بیافو گلیشیر کہاں ہے؟

جواب: بیافو گلیشیر:

بیافو گلیشیر قراقرم کے پہاڑوں میں واقع ہے۔ اس کی لمبائی 63 کلومیٹر ہے۔ یہ ہسپر گلیشیر سے ملتا ہے، جو کہ وادی ہنزہ میں واقع ہے۔

س67۔ ہسپر گلیشیر کہاں واقع ہے؟ اور اس کی لمبائی کتنی ہے؟

جواب: ہسپر گلیشیر:

ہسپر گلیشیر پاکستان کے شمالی علاقے بلتستان میں واقع ہے۔ یہ گلیشیر 49 کلومیٹر لمبا ہے۔ دریائے ہسپر اسی گلیشیر سے نکلتا ہے۔

س68۔ دریائے سندھ کی دریائی گزرگاہ کے بارے میں لکھیں۔

جواب: دریائے سندھ کی دریائی گزرگاہ:

دریائے سندھ چین کے علاقے تبت سے نکلتا ہے اور سکردو کے مقام پر پاکستان میں داخل ہوتا ہے اور گلگت بلتستان کے علاقے سے بہتا ہوا اٹک کے مقام پر پنجاب میں داخل ہوتا ہے۔ مٹھن کوٹ کے مقام پر پنجاب کے باقی تمام دریا، دریائے سندھ سے مل جاتے ہیں۔ یہاں سے دریائے سندھ جنوب کی طرف بہتا ہے اور صوبہ سندھ سے گزر کر بحیرہ عرب میں جا گرتا ہے۔

س69۔ دریائے سندھ کے مشرقی معاون دریاؤں کے نام لکھیں۔

جواب: دریائے سندھ کے مشرقی معاون دریا:

دریائے سندھ کے مشرقی معاون دریا درج ذیل ہیں:

مشرقی معاون دریا، دریائے جہلم، چناب، راوی اور ستلج شامل ہیں۔

س70۔ دریائے سندھ کے مغربی معاون دریاؤں کے نام لکھیں۔

جواب: دریائے سندھ کے مغربی معاون دریا:

دریائے سندھ کے مغربی معاون دریا درج ذیل ہیں:

دریائے پنجکورہ، سوات، کابل، کرم اور ٹوچی وغیرہ۔

س71۔ سندھ طاس معاہدہ کب ہوا؟

جواب: سندھ طاس معاہدہ:

1960ء میں سندھ طاس معاہدہ ہوا اس معاہدے کی رو سے دریائے سندھ، چناب اور جہلم پاکستان کے حصے میں جب کہ دریائے

راوی، ستلج اور بیاس بھارت کے حصہ میں آئے۔

س72۔ دریائے راوی کس مقام سے ہوتا ہوا پنجاب میں داخل ہوتا ہے؟

جواب: دریائے راوی:

دریائے راوی کشمیر کے پہاڑوں سے نکلتا ہے۔ یہ دریا بھارت کے علاقوں سے بہتا ہوا لاہور کے قریب پنجاب میں داخل ہوتا ہے۔

س73۔ دریائے ستلج کہاں سے نکلتا ہے اور کس مقام سے بہتا ہوا صوبہ پنجاب میں داخل ہوتا ہے؟

جواب: دریائے ستلج:

دریائے ستلج کوہ ہمالیہ سے نکلتا ہے اور بھارتی علاقوں سے بہتا ہوا سلیمانکی کے نزدیک صوبہ پنجاب میں داخل ہوتا ہے اور پنجاب کے مشرقی علاقے میں بہتا ہوا پنجاب کے باقی دریاؤں سے مل جاتا ہے۔

س74۔ دریائے چناب کے بارے میں مختصراً تحریر کریں۔

جواب: دریائے چناب:

دریائے چناب کوہ ہمالیہ سے نکل کر مرالہ کے نزدیک صوبہ پنجاب میں داخل ہوتا ہے۔ تریموں کے نزدیک دریائے جہلم اور دریائے چناب آپس میں ملتے ہیں۔

س75۔ دریائے جہلم کس مقام کے نزدیک صوبہ پنجاب میں داخل ہوتا ہے؟

جواب: دریائے جہلم:

دریائے جہلم کشمیر کی وادی سے نکلتا ہے اور بہتا ہوا منگلا کے نزدیک صوبہ پنجاب میں داخل ہوتا ہے۔

س76۔ دریائے کابل کس مقام پر دریائے سندھ میں گرتا ہے؟ دریائے کابل کے بارے میں مختصراً تحریر کریں۔

جواب: دریائے کابل:

دریائے کابل اٹک کے مقام پر دریائے سندھ میں گرتا ہے۔ دریائے کابل ایک دریا ہے جو افغانستان سے شروع ہوتا ہے اور مشرق کی طرف بہتا ہوا پاکستان میں داخل ہوتا ہے۔ دریائے پنجکور، دریائے سوات اس کے اہم معاون دریا ہیں۔

س77۔ دریائے ژوب کی خصوصیت بیان کریں۔

جواب: دریائے ژوب کی خصوصیت:

دریائے ژوب وہ واحد دریا ہے جو جنوب سے شمال کی طرف بہتا ہے۔

س78: دوآبہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: دوآبہ:

دو دریاؤں کے درمیانی علاقے کو دوآبہ کہتے ہیں۔ پاکستان میں کئی دوآبہ ہیں جس میں باری، رچنا، چج، سندھ ساگر دوآب شامل ہیں۔

س79۔ باری دوآب کہاں واقع ہیں؟

جواب: باری دوآب:

دریائے راوی اور دریائے ستلج کے درمیانی علاقے کو باری دوآب کہتے ہیں۔

س80۔ رچنادوآب کہاں واقع ہے؟

جواب: رچنادوآب:

دریائے راوی اور دریائے چناب کے درمیانی علاقہ کو رچنادوآب کہتے ہیں۔

س81۔ چج دوآب کس علاقے کو کہتے ہیں؟

جواب: چج دوآب:

دریائے چناب اور دریائے جہلم کے درمیانی علاقے کو چج دوآب کہتے ہیں۔

س82۔ سندھ ساگر دوآب کہاں واقع ہے؟

جواب: سندھ ساگر دوآب:

دریائے جہلم اور دریائے سندھ کے درمیان سندھ ساگر دوآب ہے۔

س83۔ بحیرہ عرب میں گرنے والے بلوچستان کے اہم دریاؤں کے نام تحریر کریں۔

جواب: بلوچستان کے اہم دریا:

بلوچستان کے اہم دریاؤں کے نام درج ذیل ہیں:

بلوچستان کے اہم دریا دشت، ہنگول، پورالی اور حب شمال سے جنوب کی طرف بہتے ہوئے بحیرہ عرب میں جا گرتے ہیں۔

س84۔ طغیانی یا سیلابی نہروں سے کیا مراد ہے؟

جواب: طغیانی یا سیلابی نہریں:

یہ وہ نہریں جن میں پانی طغیانی کے ذریعے آتا ہے۔ موسم برسات میں دریاؤں میں طغیانی آنے سے نہریں خود بخود چلنے لگی ہیں۔ طغیانی نہریں زیادہ تر راجن پور، ڈیرہ غازی خان اور مظفر گڑھ کے اضلاع میں ہیں۔

س85۔ دوامی نہروں سے کیا مراد ہے؟ (L.B. 2022)

جواب: دوامی نہریں:

یہ نہریں دریاؤں پر بند باندھ کر نکالی گئی ہیں اور سارا سال چلتی ہیں۔ یہ نہریں ڈیم، بیراج یا ہیڈ کے ساتھ منسلک ہوتی ہیں اور سارا سال آب پاشی کے لیے پانی مہیا کرتی ہیں۔

س86۔ غیر دوامی نہروں سے کیا مراد ہے؟

جواب: غیر دوامی نہریں:

برسات کے موسم میں جب دریاؤں میں پانی کافی مقدار میں ہوتا ہے تو یہ نہریں چلتی ہیں۔ ان نہروں کو ششماہی نہریں (چھے مہینوں والی نہریں) بھی کہتے ہیں۔

س87۔ رابطہ نہروں سے کیا مراد ہے؟

جواب: رابطہ نہریں:

مشرقی دریاؤں میں آنے والی پانی کی کمی مغربی دریاؤں سے پورا کیا جاتا ہے۔ مشرقی دریاؤں سندھ، جہلم اور چناب سے نہریں لے کر مغربی دریاؤں راوی اور ستلج کو پانی مہیا کیا جاتا ہے۔ ان نہروں کو رابطہ نہریں کہتے ہیں۔

س88۔ جنگلات کی کمی کی پانچ وجوہات لکھیں۔

جواب: جنگلات کی کمی کی وجوہات:

جنگلات کی کمی کی وجوہات درج ذیل ہیں

1۔ درختوں کو بے تحاشا کاٹنا
2۔ سیم وتھور میں اضافہ
3۔ درختوں کی بیماریاں اور ماہرین کی کمی
4۔ بارشوں کی کمی
5۔ جنگلات میں لگنے والی آگ

س89۔ Roof Gardens کسے کہتے ہیں؟

جواب: Roof Gardens:

خط استوا کے قریب دنیا کے گھنے ترین جنگلات پائے جاتے ہیں۔ جنھیں Roof Gardens کہا جاتا ہے۔

س90۔ جنگلات کی بہتری کے لیے حکومت کون کون سے اقدامات کر رہی ہے؟

جواب: حکومتی اقدامات:

حکومتِ پاکستان نے جنگلات میں اضافے اور بہتری کے لیے مندرجہ ذیل اقدامات کیے ہیں:

1۔ سال میں دو مرتبہ سرکاری سطح پر شجرکاری مہم چلائی جاتی ہے۔

2۔ حکومت مختلف اقسام کے بیج درآمد کرتی ہے اور نرسری اُگا کر عوام کو فراہم کرتی ہے تاکہ لوگوں میں درخت اگانے کا رجحان پیدا کیا جا سکے۔

3۔ ذرائع ابلاغ پر اشتہاری مہم کے ذریعے عوام میں زیادہ سے زیادہ درخت لگانے کا شعور پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

س91۔ سدابہار جنگلات کے اہم درختوں کے نام لکھیں۔

سدابہار جنگلات مندرجہ ذیل ہیں۔

جواب: سدابہار جنگلات:

سدابہار جنگلات کے اہم درخت دیودار، کیل، پڑتل، صنوبر، شاہ بلوط، اخروٹ اور کاٹھ شامل ہیں۔

س92۔ پاکستان میں کون کون سے شکاری پرندے پائے جاتے ہیں؟

جواب: شکاری پرندے:

پاکستان میں شکاری پرندے مندرجہ ذیل ہیں:

پاکستان میں شکاری پرندوں میں سے باز، عقاب اور شکرا عام ملتے ہیں۔

س93۔ پاکستان کا قومی پرندہ اور جانور کونسا ہے؟

جواب: پاکستان کا قومی پرندہ:

پاکستان کا قومی پرندہ چکور ہے۔

پاکستان کا قومی جانور:

پاکستان کا قومی جانور مارخور ہے۔

iii۔ کارخانوں اور فیکٹریوں میں فلٹریشن پلانٹس کی تنصیب کریں۔اس کے علاوہ ایسی گیسوں کے استعمال پر پابندی لگانی چاہیے جو ماحول کو نقصان پہنچا رہی ہیں مثلاً کلوروفلوروکاربن گیس کا استعمال کرنا وغیرہ۔

2۔ آبی آلودگی:

آبی آلودگی سے مراد پانی میں مختلف زہریلے کیمیکلز کا شامل ہونا ہے۔

☆ آبی آلودگی کی وجوہات:

i۔ فیکٹریوں سے خارج ہونے والے پانی میں بے شمار نقصان دہ کیمیائی مادے شامل ہوتے ہیں جو کہ دریاؤں، نہروں اور سمندروں کا حصہ بنتے ہیں۔

ii۔ زیرِ زمین پانی بھی مختلف قسم کی کیڑے مار ادویات اور کیمیائی کھادوں کے استعمال سے آلودہ ہو جاتا ہے۔

☆ آبی آلودگی کے اثرات:

آبی آلودگی انسانی زندگی کے لیے خطرناک ہے بلکہ نباتات اور آبی حیات کو بھی نقصان پہنچاتا ہے۔

☆ آبی آلودگی میں کمی کے لیے اقدامات:

پانی کی آلودگی سے بچنے کے لیے فیکٹریوں سے خارج ہونے والے پانی کو فلٹریشن پلانٹ لگا کر صاف کرنا چاہیے اور پھر اسے دریاؤں یا نہروں میں ڈالنا چاہیے۔

3۔ زمینی آلودگی:

زمینی آلودگی سے مراد سطحِ زمین پر گھریلو کوڑا کرکٹ اور فیکٹریوں اور ہسپتالوں کے زہریلے مواد کا پھیلاؤ ہے۔

☆ زمینی آلودگی کی وجوہات:

i۔ گھریلو اور فیکٹریوں کے استعمال شدہ پانی کا پھیل جانا۔
ii۔ فصلوں پر سپرے اور کھاد کا استعمال
iii۔ قدرتی آفات جیسے زلزلے، سیلاب وغیرہ۔
iv۔ سیم و تھور

☆ زمینی آلودگی کے اثرات:

زمینی آلودگی سے نہ صرف زمین کی خوب صورتی کو نقصان پہنچتا ہے بلکہ یہ ماحول کو خراب کرنے کا بھی باعث بنتی ہے۔

☆ زمینی آلودگی میں کمی کے لیے اقدامات:

زمینی آلودگی کو سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کے طریقوں سے ختم کیا جا سکتا ہے مثلاً زہریلے مواد کو کسی بھی جگہ دبا دیا جائے (یا مخصوص درجہ حرارت کے اندر جلایا جائے) اور باقی مواد کو ری سائیکلنگ کے عمل سے گزار کر دوبارہ استعمال کے قابل بنایا جائے۔اس کے علاوہ کوڑا کرکٹ کو دیسی کھاد بنانے کے لیے بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔

حاصلِ کلام:

ماحولیاتی آلودگی نہ صرف ماحولیاتی حُسن میں تنزلی کا باعث بن رہی ہے بلکہ انسانی اور حیوانی زندگی کی بقا کے لیے انتہائی خطرناک ہے۔ حکومت اور عوام کا باہمی تعاون ہی ماحولیاتی آلودگی کم کرنے میں معاون ثابت ہو سکتا ہے۔

س9۔ پاکستان میں جنگلات کی اقسام، اہمیت اور تحفظ پر بحث کریں۔

جواب: پاکستان کی آب و ہوا میں فرق کی وجہ سے یہاں درج ذیل مختلف اقسام کے جنگلات پائے جاتے ہیں۔

اس خطے میں شامل علاقوں میں قبائلی علاقہ جات، صوبہ خیبر پختونخوا کے جنوب مغربی اضلاع ڈیرہ اسماعیل خان، ٹانک، بنوں، کرک اور کوہاٹ اور صوبہ بلوچستان کے تمام علاقے سوائے جنوبی ساحلی علاقوں اور مشرقی سبی اور جعفرآباد شامل ہیں۔

س 101۔ نیم خشک پہاڑی خطے میں شامل اہم علاقوں کے نام تحریر کریں۔

جواب: نیم خشک پہاڑی خطے کے اہم علاقے:

نیم خشک پہاڑی خطوں کے اہم علاقوں کے نام مندرجہ ذیل ہیں:

نیم خشک پہاڑی خطہ میں عام طور پر کوہ نمک، کالا چٹا پہاڑ، کوہ سلیمان اور کوہ کیرتھر کے پہاڑی سلسلے واقع ہیں۔

س 102۔ مرطوب پہاڑی خطے میں شامل اہم علاقوں کے نام تحریر کریں۔

جواب: مرطوب پہاڑی خطے کے اہم علاقے:

مرطوب پہاڑی خطوں میں شامل اہم علاقوں کے نام مندرجہ ذیل ہیں:

مرطوب پہاڑی خطہ میں پنجاب کا علاقہ مری اور خیبر پختونخواہ کے علاقے ایبٹ آباد، مانسہرہ اور ہزارہ شامل ہیں۔

س 103۔ نیم مرطوب پہاڑی علاقے کی وادیوں کے نام تحریر کریں۔

جواب: نیم مرطوب پہاڑی علاقے کی وادیوں کے نام:

نیم مرطوب پہاڑی علاقے کی وادیوں کے نام مندرجہ ذیل ہیں:

نیم مرطوب پہاڑی علاقے کی وادیاں ہیں۔ وادی کشمیر، وادی چترال، وادی سوات اور کوہاٹ شامل ہیں۔

س 104۔ صحرائی خطہ کی آب و ہوا کے بارے میں مختصراً بیان کیجیے۔

جواب: صحرائی خطہ کی آب و ہوا:

صحرائی خطہ کی آب و ہوا انتہائی خشک اور سخت ہے۔ گرمیوں میں دن کا اوسط درجہ حرارت 40°C سے زیادہ ہوتا ہے۔ دن میں گرم لو چلتی ہے۔ موسم سرما بھی صحرائی علاقہ میں انتہائی سرد ہوتا ہے۔ صحرائی علاقوں میں موسم گرما میں دن اور رات کے درجہ حرارت میں بہت زیادہ فرق ہوتا ہے۔

س 105۔ ساحلی خطے کی آب و ہوا کے بارے میں مختصراً تحریر کریں۔

جواب: ساحلی خطے کی آب و ہوا:

اس خطے کی آب و ہوا معتدل ہے۔ موسم گرما کا اوسط درجہ حرارت 30 ڈگری سینٹی گریڈ ہوتا ہے جب کہ موسم سرما میں اوسط درجہ حرارت 15 درجے سینٹی گریڈ تک رہتا ہے۔ نسیم بری (میدانی ہوا) اور نسیم بحری (سمندری ہوا) اس خطے کی اہم خصوصیات ہیں۔ سالانہ بارش کی اوسط مقدار 12 انچ ہے۔

س 106۔ خشک پہاڑی خطے کی آب و ہوا کیسی ہے؟

جواب: خشک پہاڑی خطے کی آب و ہوا:

اس خطے کی آب و ہوا انتہائی شدید اور خشک ہے۔ موسم گرما انتہائی خشک اور گرم رہتا ہے اور موسم سرما شدید سرد ہوتا ہے۔ اکثر پہاڑی علاقوں میں برف باری ہوتی ہے۔ اس خطے میں موسم سرما میں بارش زیادہ ہوتی ہے اور موسم گرما میں کم ہوتی ہے۔ اس خطے میں سالانہ بارش 12 انچ سے کم ہوتی ہے۔

س107۔ نیم خشک پہاڑی خطے کی آب وہوا کے بارے میں مختصراً بیان کریں۔

جواب: نیم خشک پہاڑی خطے کی آب وہوا:

موسم گرما گرم اور طویل ہوتا ہے۔ یہاں سالانہ بارش 12 سے 15 انچ تک ہوتی ہے۔

س108۔ مرطوب پہاڑی خطے کی آب وہوا کیسی ہے؟

جواب: مرطوب پہاڑی خطے کی آب وہوا:

اس خطے میں موسم گرما خوش گوار ہوتا ہے اور موسم سرما میں شدید سردی پڑتی ہے۔ یہاں سالانہ بارش 50 انچ سے زائد ہوتی ہے۔ موسم گرما میں درجہ حرارت 26 درجے سینٹی گریڈ کے قریب رہتا ہے اور موسم سرما کا درجہ حرارت صفر درجہ سینٹی گریڈ یا اس سے بھی کم ہو جاتا ہے۔

س109۔ نیم مرطوب پہاڑی خطے کی آب وہوا کیسی ہے؟

جواب: نیم مرطوب پہاڑی خطے کی آب وہوا:

اس خطے میں زیادہ بارشیں نہیں ہوتیں۔ یہاں سالانہ بارش 20 انچ سے زیادہ ہوتی ہے موسم گرما میں زیادہ گرمی نہیں پڑتی اور موسم سرما ٹھنڈا ہوتا ہے۔

س110۔ مینگرو و جنگلات کی کیا اہمیت ہے؟

جواب: مینگرو و جنگلات:

مینگرو و جنگلات مچھلی کی افزائش اور سمندری لہروں سے بچاؤ کے لیے بہت اہم ہیں۔ یہ دریائے سندھ کے ڈیلٹا کے مشرق میں پائے جاتے ہیں۔

س111۔ ماحول کسے کہتے ہیں؟

جواب: ماحول:

ماحول سے مراد کسی جاندار کے اردگرد کا وہ علاقہ جو اس جاندار کی زندگی اور اس کی سرگرمیوں کو متاثر کرتی ہے۔

س112۔ پاکستان کو کس قسم کے ماحولیاتی مسائل کا سامنا ہے؟

جواب: پاکستان کو درپیش ماحولیاتی مسائل:

پاکستان کو مختلف قسم کے ماحولیاتی مسائل کا سامنا ہے۔

1۔ آلودگی 2۔ جنگلات کا کٹاؤ 3۔ زمین کا صحرا میں تبدیل ہو 4۔ سیم وتھور

س113۔ آلودگی سے کیا مراد ہے؟

جواب: آلودگی:

صاف ستھرے ماحول میں ایسے اجزا کا شامل ہو جانا جو اس کی قدرتی حالت کو تبدیل کر دیں آلودگی کہلاتی ہے مثلاً ہوا میں دھواں اور گرد و غبار کا شامل ہونا۔

س114۔ ماحولیاتی آلودگی کی اقسام تحریر کیجیے۔

جواب: ماحولیاتی آلودگی کی اقسام:

ماحولیاتی آلودگی کی تین اہم اقسام درج ذیل ہیں:

1۔ ہوائی آلودگی 2۔ آبی آلودگی 3۔ زمینی آلودگی

س115۔ زمینی آلودگی کی وجوہات بیان کیجیے۔

جواب: زمینی آلودگی کی وجوہات

زمینی آلودگی کی وجوہات مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ گھریلو اور فیکٹریوں کے تیزابی پانی کا سطح زمین پر پھیل جانا۔

2۔ فصلوں پر کیڑے مار ادویات کا سپرے اور کیمیائی کھادوں کا استعمال۔

3۔ قدرتی آفات میں زلزلے اور سیلاب وغیرہ

4۔ سیم و تھور

5۔ گھریلو اور صنعتی کوڑا کرکٹ کا جمع ہو جانا۔

س116۔ زمینی آلودگی میں کمی کے لیے پانچ اقدامات لکھیں۔

جواب: زمینی آلودگی میں کمی کے لیے اقدامات:

مندرجہ ذیل اقدامات کے ذریعے زمینی آلودگی کو کم کیا جا رہا ہے:

1۔ زیادہ سے زیادہ درخت اور ٹیوب ویل لگا کر۔

2۔ زمین کے کسی ایک ٹکڑے پر ہر بار مختلف فصل اُگا کر۔

3۔ فصلوں پر کیمیائی کھادوں کی بجائے نامیاتی کھادوں کا استعمال کر کے۔

4۔ گھریلو اور صنعتی کوڑا کرکٹ کو ادھر ادھر پھینکنے کے بجائے مناسب اور مقررہ جگہ پر پھینک کر ٹھکانے لگا کر۔

5۔ کاشت کے ناقص طریقوں کے استعمال کے بجائے مشینی کاشت کو فروغ دے کر۔

س117۔ زمینی آلودگی کے کیا اثرات ہیں؟

جواب: زمینی آلودگی کے اثرات:

زمینی آلودگی کے اثرات مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ زمینی آلودگی سے خوراک کی قلت کا شدید خطرہ ہو سکتا ہے۔

2۔ تیزی سے بڑھتی ہوئی زمینی آلودگی، جنگلات اور جنگلی مخلوق کے لیے بڑی نقصان دہ ہے۔

س118۔ ہوائی آلودگی کی وجوہات کیا ہیں؟

جواب: ہوائی آلودگی کی وجوہات:

ہوائی آلودگی کی چند اہم وجوہات درج ذیل ہیں:

1۔ نقصان دہ گیسوں کی مقدار میں اضافہ مثلاً ہوا میں کاربن ڈائی آکسائیڈ اور سلفر آکسائیڈ وغیرہ۔

2۔ فیکٹریوں اور گاڑیوں سے نکلنے والے دھوئیں سے ہوا میں نقصان دہ گیسوں کا اضافہ ہو رہا ہے۔ جس کی وجہ سے قدرتی ماحول کو نقصان پہنچ رہا ہے مثلاً اوزون کی تہہ کا ختم ہونا اور زمینی درجہ حرارت کا بڑھنا۔

س119۔ ہوائی آلودگی کے کیا اثرات ہیں؟

جواب: ہوائی آلودگی کے اثرات:

ہوائی آلودگی مختلف خطرناک بیماریوں کا باعث بن رہی ہے مثلاً پھیپھڑوں کا سرطان اور مختلف جلد کی بیماریاں وغیرہ۔

س120۔ ہوائی آلودگی میں کمی کے لئے کیا اقدامات کیے جائیں؟

جواب: ہوائی آلودگی میں کمی کے لئے اقدامات:

ہوائی آلودگی میں کمی کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات کیے جائیں:

1۔ زہریلی اور نقصان دہ گیسوں کے اخراج میں کمی لائی جا سکے۔ مثلاً گاڑیوں کے لیے ایسے ایندھن کا استعمال جو کم آلودگی پھیلائے مثلاً CNG وغیرہ۔

2۔ زیادہ سے زیادہ درخت اُگائیں۔

3۔ کارخانوں اور فیکٹریوں میں فلٹریشن کی تنصیب کریں۔

4۔ ایسی گیسوں کے استعمال پر پابندی لگانی چاہیے جو ماحول کو نقصان پہنچا رہی ہیں مثلاً کلوروفلورو کاربن گیس کا استعمال کرنا وغیرہ۔

س121۔ سموگ کسے کہتے ہیں؟ (L.B. 2022)

جواب: سموگ:

سموگ ہوا کی آلودگی ہی کی ایک قسم ہے جو کہ دھوئیں اور دھند کا آمیزہ ہے یہ انسان میں آنکھوں، پھیپھڑوں اور جلد کے امراض کا سبب بنتی ہے۔

س122۔ آبی آلودگی سے کیا مراد ہے؟

جواب: آبی آلودگی:

آبی آلودگی سے مراد پانی میں مختلف زہریلے کیمیکلز کا شامل ہونا ہے۔

س123۔ آبی آلودگی کی وجوہات کیا ہیں؟

جواب: آبی آلودگی کی وجوہات:

آبی آلودگی کی وجوہات مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ گھروں اور انڈسٹری کا استعمال شدہ آلودہ پانی دریاؤں اور نہروں میں ڈالا جاتا ہے جو کہ فصلوں کے علاوہ آبی حیات کے لیے بھی تباہ کن ہے۔

2۔ زیرزمین پانی بھی مختلف قسم کے کیڑے مار ادویات اور کیمیائی کھادوں کے استعمال سے آلودہ ہو جاتا ہے۔

س124۔ آبی آلودگی کے کیا اثرات ہیں؟

جواب: آبی آلودگی کے اثرات:

آبی آلودگی سے ہیضہ، ہیپاٹائٹس، ٹائیفائیڈ، جلد اور آشوب چشم کے علاوہ ایسی ہی بہت سی دوسری بیماریوں کی وجہ سے مریضوں کی تعداد روز بروز بڑھتی جارہی ہے۔

س125۔ آبی آلودگی سے بچنے کے لیے کیا اقدام اٹھانا چاہیے؟

جواب: آبی آلودگی سے بچنے کے لیے اقدام:

آبی آلودگی سے بچنے کے لیے فیکٹریوں سے خارج ہونے والے پانی کو فلٹریشن پلانٹ لگا کر صاف کرنا چاہیے اور پھر اسے دریاؤں یا نہروں میں ڈالنا چاہیے۔

س126۔ جنگلات کی کمی سے کون سے مسائل جنم لیتے ہیں؟

جواب: جنگلات کی کمی سے پیدا ہونے والے مسائل:

جنگلات کی کمی سے مندرجہ ذیل مسائل جنم لیتے ہیں:

1۔ حکومتی آمدنی میں کمی ہو جاتی ہے۔

2۔ زمینی کٹاؤ میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

3۔ موسمیاتی تبدیلیاں ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔

4۔ جنگلی حیات میں کمی ہو جاتی ہے۔

5۔ ماحولیاتی حسن متاثر ہوتا ہے۔

6۔ ماحولیاتی آلودگی بڑھ جاتی ہے۔

س127۔ Reforestation سے کیا مراد ہے؟

جواب: Reforestation:

Reforestation سے مراد کٹے ہوئے جنگلات کی جگہ پر نئے جنگلات لگانا ہے۔

س128۔ زمین کے صحرا میں تبدیل ہونے کی وجوہات لکھیں۔

جواب: زمین کے صحرا میں تبدیل ہونے کی وجوہات:

زمین کے صحرا میں تبدیل ہونے کی مندرجہ ذیل وجوہات ہیں:

1۔ زمین کے کسی ٹکڑے پر بار بار فصلوں کے اگانے سے اس کی زرخیزی کم ہو کر زمین بنجر ہو جاتی ہے۔

2۔ کھیتوں میں مویشیوں کے زیادہ چرنے سے نباتات جڑوں سے اکھڑ جانے سے صحرائی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔

3۔ کاشت کے ناقص طریقے، جنگلات کا کٹاؤ، تیزی سے بڑھتا ہوا زمینی کٹاؤ بھی زمین کو صحرا بنا دیتا ہے۔

4۔ سیم و تھور اور تیزی سے بڑھتی ہوئی آبادی بھی قدرتی زمین کو صحرا میں تبدیل کر رہی ہے۔

5۔ قدرتی زمین کی مناسب دیکھ بھال نہ ہونے کی وجہ سے بھی زمین صحرا میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

س129۔ سیم و تھور سے کیا مراد ہے؟

جواب: سیم و تھور:

زیرِ زمین پانی کی زیادتی سیم اور پانی کی کمی تھور کہلاتی ہے۔ پاکستان میں اس وقت 2 کروڑ ایکڑ زمین سیم و تھور کا شکار ہے۔

س130۔ سیم و تھور کی بڑی وجوہات کیا ہیں؟

جواب: سیم و تھور کی بڑی وجوہات:

سیم و تھور کی بڑی بڑی وجوہات درج ذیل ہیں:

1۔ نہروں سے پانی کا رسنا اور کناروں سے متصل زمینوں میں جمع ہو جانا۔

2۔ ناہموار کھیتوں میں پانی کے جوہڑ بن جانا۔

3۔ آب پاشی کے قدیم اور روایتی طریقے استعمال کرنا۔

4۔ بار بار ایک جیسی فصلیں کاشت کرنا۔

س131۔ سیم اور تھور پر قابو پانے کے لیے حکومتِ پاکستان نے کیا اقدامات کیے ہیں؟

جواب: حکومتی اقدامات:

حکومتِ پاکستان نے سیم اور تھور پر قابو پانے کے لیے مندرجہ ذیل اقدامات کیے ہیں:

1۔ نہروں اور کھالوں کو پختہ کیا جارہا ہے تاکہ سیم نہ ہو۔
2۔ کھیتوں میں مناسب نکاسی آب کا بندوبست کیا گیا ہے۔
3۔ مٹی اور پانی کے تجزیے کے لیے لیبارٹریاں قائم کی گئی ہیں۔
4۔ کاشت کاروں کی تعلیم و تربیت اور مشاورت کا بندوبست کیا گیا ہے۔
5۔ ایسے کیمیکل استعمال کیے جارہے ہیں جن سے سیم و تھور مکمل ختم ہو جاتا ہے۔ اس سلسلے میں غیر ملکی ماہرین سے استفادہ کیا جارہا ہے۔

س132۔ موسمی کیفیات سے کیا مراد ہے؟ (L.B. 2022)

جواب: موسمی کیفیات سے مراد:

موسمی کیفیات سے مراد درجہ حرارت، بارش، ہوا کا دباؤ اور نمی وغیرہ ہیں۔

س133۔ پاکستان کے بلند پہاڑوں پر پائے جانے والے دو جانوروں کے نام لکھیے۔ (L.B. 2022)

جواب: بلند پہاڑوں پر پائے جانے والے جانور:

پاکستان کے شمالی علاقہ جات اور بلند پہاڑوں پر بندر، جنگلی بلیاں ریچھ کثرت سے پائے جاتے ہیں۔

(حصہ دوم)

﴿مختصر مشقی سوالات کے جوابات﴾

سوال نمبر2: سوالات کے مختصر جوابات دیں۔ (L.B. 2022)

س1۔ قرآن کریم کی ایک آیت کی روشنی میں خواتین کے حقوق بیان کریں۔

جواب: خواتین کے حقوق:

قرآن حدیث میں کثیر تعداد میں ایسے احکامات موجود ہیں، جس سے اسلام میں عورت کے مقام و اہمیت اور حقوق کا تعین ہوتا ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:

ترجمہ: لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو جس نے تم کو ایک شخص سے پیدا کیا یعنی اوّل اس سے اس کا جوڑا بنایا پھر ان دونوں سے کثرت سے مرد و عورت پیدا کر کے روئے زمین پر پھیلا دیے (سورۃ النساء آیت نمبر 1)

س2۔ آپ ﷺ کی ایک حدیث کی روشنی میں خواتین کے حقوق میں بیان کریں۔

جواب: حدیث کی رو سے خواتین کے حقوق:

حضور ﷺ نے فرمایا کہ:

''جس نے دو لڑکیوں کی کفالت کی تو میں اور وہ جنت میں اس طرح داخل ہوں گے، جس طرح میری یہ دو انگلیاں آپس میں قریب ہیں۔'' (سنن الترمذی، حدیث نمبر 1913)

حضرت محمد خاتم النبیین ﷺ نے ایک حدیث فرمایا:

''عورتوں کے معاملے میں اللہ سے ڈرو۔''

س3۔ تحریک پاکستان میں شامل تین خواتین کے نام لکھیں۔ (L.B. 2022)

جواب: خواتین کے نام:

1۔ محترمہ فاطمہ جناح 2۔ بیگم رعنا لیاقت علی خان 3۔ بیگم سلمیٰ تصدق حسین

س4۔ خواتین پر تشدد کی تعریف کریں۔ (L.B. 2022)

جواب: خواتین پر تشدد / نسوانی تشدد:

خواتین پر تشدد، صنفی تشدد کی ایک قسم ہے جس کی بنا پر عورت کے جسمانی، دماغ اور بچے پیدا کرنے کی صلاحیتوں پر بُرا اثر پڑتا ہے۔

س5۔ پنجاب میں لڑکے اورلڑکی کی شادی کی قانونی عمر کیا ہے؟
جواب: پنجاب میں لڑکے اورلڑکی کی شادی کی قانونی عمر:
پنجاب میں شادی کی قانونی عمرلڑکیوں کے لیے 16 سال اورلڑکوں کے لیے 18 سال مقرر ہے۔

س6۔ خواتین پرتشدد کی شکایات آپ کن نمبر پر کرسکتے ہیں؟ (L.B. 2022)
جواب: خواتین پرتشدد کی شکایات درج کرنے کے لیے نمبر:
خواتین پرتشدد کی شکایات پہلے سے قائم شدہ ٹال فری نمبر 1043 پرکرسکتی ہیں۔ایس ایم ایس(SMS) نمبر 8787 کے ذریعے بھی پولیس سے رابطہ کیا جاسکتا ہے۔

﴿اضافی مختصر سوالات کے جوابات﴾

س7۔ قرآن عورت کے مقام کے حوالے سے کیا فرماتا ہے؟
جواب: قرآن کی رو سے عورت کا مقام:
''میں کسی عمل کرنے والے کے عمل کو مرد ہو یا عورت ضائع نہیں کرتا۔تم ایک دوسرے کے ہم جنس ہو۔'' (سورۃ آل عمران،آیت نمبر 195)
قرآن کی یہ آیت اس بات کی ترجمانی کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں مردوں اورعورتوں کا رتبہ بحیثیت انسان برابر ہے۔

س8۔ دورجاہلیت میں عورت کا کیا مقام تھا؟
جواب: دورجاہلیت میں عورت کا مقام:
عرب معاشرے میں اسلام کی آمد سے پہلے دورِ جاہلیت میں لڑکی پیدا ہونے پر اسے زندہ درگور کردیا جاتا تھا۔عورت کو ذلت کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔بیٹی کی پیدائش کو گالی یا لعنت تصور کیا جاتا تھا۔غرض یہ کہ عورت کا دورِ جاہلیت میں کم تر درجہ تھا۔

س9۔ اسلام کی آمد سے عورت کو کیا مقام ملا؟
جواب: اسلام میں عورتوں کا مقام اورحقوق:
اسلام نے عورت کو مساوی حقوق،عزت کا تحفظ،وراثت میں حصہ،حق مہر،خلع کا حق،تعلیم وتربیت کا حق،علیحدگی کی صورت میں اولاد

رکھنے کا حق، رائے دہی کا حق، مشاورت کا حق عطا کیا۔

س10۔ اسلام میں عمل اور اجر میں مرد و عورت مساوی ہیں۔ قرآن کی آیت سے ثابت کریں۔

جواب: **قرآن کی رو سے مرد اور عورت کو ان کے اعمال کا اجر:**

قرآن پاک میں واضح کر دیا گیا کہ:

ترجمہ: ''مردوں کو ان کاموں کا ثواب ہے جو انھوں نے کیے اور عورتوں کو ان کاموں کا ثواب ہے جو انھوں نے کیے اور اللہ سے اس کا فضل و کرم مانگتے رہو۔'' (سورۃ النسا آیت نمبر 32)

س11۔ حضرت حاجرہ علیہ السلام کے واقعہ سے اسلام میں عورت کی اہمیت کو ظاہر کریں۔

جواب: **حضرت حاجرہ علیہ السلام کا عمل، حج کا ایک لازمی رکن:**

حضرت حاجرہ علیہ السلام کا واقعہ ایک مثال ہے جو اللہ تعالیٰ کے سامنے عورتوں کے رتبے کو اجاگر کرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنے کی خاطر وہ کوہِ صفا اور مروہ کے درمیان دوڑیں تاکہ وہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کو خوراک اور پانی مہیا کریں۔ یہ عمل اللہ تعالیٰ کو اتنا پسند آیا کہ صفا اور مروہ کے درمیان بھاگنا حج کا ایک عظیم رکن بنا دیا گیا۔ تمام مردوں اور عورتوں پر لازم ہو گیا کہ وہ حج کی تکمیل کے لیے ان کی پیروی کریں۔ اس واقع سے اسلام میں عورتوں کی حیثیت اور اہمیت ظاہر ہوتی ہے۔

س12۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک کامیاب کاروباری خاتون تھیں۔ مختصراً واضح کریں۔/ حضرت محمد خاتم النبیین ﷺ کی بیوی حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مختصراً تعارف بیان کریں۔

جواب: **حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کامیاب کاروباری خاتون:**

حضور پاک ﷺ کی پہلی زوجہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جزیرہ نما عرب کی ایک دولت مند خاتون تھیں۔ ان کا مکہ معظمہ میں ایک تجارتی مرکز تھا جسے وہ خود سنبھالتی تھیں۔ ان کا تجارتی سامان شام جیسے دور دراز ممالک کی منڈیوں تک جاتا تھا۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کاروبار کی کامیابی کو اس طرح دیکھا جاتا ہے کہ جب قبیلہ قریش کے تجارتی قافلے دوسرے ممالک کو جاتے تھے تو حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا قافلہ قریش کے سارے قافلوں کے برابر ہوتا تھا۔

س13۔ قیام پاکستان کی جدوجہد میں فعال کردار ادا کرنے والی چند خواتین کا نام لکھیں۔

جواب: **تحریک پاکستان میں خواتین کا کردار:**

قیام پاکستان کی جدوجہد آسان نہ تھی۔ اس عظیم جدوجہد میں برصغیر کی مسلم خواتین نے بھی لازوال کردار ادا کیا جو اپنی مثال آپ ہے۔ ان خواتین میں مادرِ ملت محترمہ فاطمہ جناح، بیگم مولانا محمد علی جوہر، بیگم سلمیٰ تصدق حسین، بیگم جہاں آرا شاہنواز، بیگم رعنا لیاقت علی خان، بیگم جی اے خاں، بیگم پروفیسر سردار حیدر جعفر، بیگم گیتی آرا، بیگم ہمدم کمال الدین، بیگم فرخ حسین، بیگم زریں سرفراز، بیگم شائستہ اکرام اللہ، فاطمہ بیگم، بیگم وقار النسا نون اور لیڈی نصرت ہارون سمیت متعدد عظیم خواتین شامل ہیں جنھوں نے برصغیر کی مسلم خواتین میں آزادی کے حصول کا شعور بیدار کر کے انھیں قیام پاکستان کی جدوجہد میں فعال کردار کے لیے منظم کیا۔

س14۔ بیگم سلمیٰ تصدق حسین کا مسلم لیگ کے شعبہ خواتین میں کردار کی وضاحت کریں۔

جواب: **بیگم سلمیٰ تصدق حسین:**

بیگم سلمیٰ تصدق حسین نے مسلم لیگ کے شعبہ خواتین کے قیام کے بعد مسلم خواتین کو رکن بنانے کی مہم میں بھرپور حصہ لیا۔ مارچ

 [redacted]

1940ء میں لاہور میں منعقدہ مسلم لیگ کے اجلاس میں شرکت کے لیے آنے والی سیاسی رہنماؤں کی بیگمات اور خواتین وفود کی میزبانی کا فریضہ سرانجام دیا اور پنجاب خواتین لیگ کی جوائنٹ سیکرٹری منتخب ہوئیں۔

س15۔ سول سیکرٹریٹ پر مسلم لیگ کا جھنڈا کس نے لہرا؟

جواب: فاطمہ صغریٰ کی بہادری کا کارنامہ:

تحریک پاکستان کی ایک فعال رکن فاطمہ صغریٰ نے سول سیکرٹریٹ پر مسلم لیگ کا جھنڈا لہرادیا۔ اس وقت ان کی عمر فقط 14 برس تھی۔ انھیں حراست میں لے لیا گیا مگر اس باہمت لڑکی نے ہمت نہ ہاری اور مسلم خواتین کو متحرک کرتی رہیں۔

س16۔ بیگم شائستہ اکرام اللہ کون تھیں؟

جواب: بیگم شائستہ اکرام اللہ کا طالبات کو منظم کرنے میں اہم کردار:

بیگم شائستہ اکرام اللہ مسلم گرلز فیڈریشن تنظیم کی روح رواں تھیں اس زمانے میں نوجوان لڑکیوں کو منظم کرنا کوئی آسان کام نہ تھا مگر دشوار مرحلے پر آپ نے ہمت نہ ہاری اور ہندوستان بھر کی طالبات کو منظم کرنے میں اپنا کردار ادا کیا۔

س17۔ بیگم رعنا لیاقت علی خان کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: پاکستان کی پہلی خاتونِ اوّل:

بیگم رعنا لیاقت علی پاکستان کی پہلی خاتونِ اوّل، پاکستان کے پہلے وزیراعظم لیاقت علی خان کی بیگم تھیں۔ انھوں نے قیام پاکستان کے بعد مہاجرین کی بحالی کے لیے خدمات انجام دیں۔ وہ سندھ کی پہلی خاتون گورنر تھیں۔ پاکستان بننے سے قبل آپ نے عورتوں کی ایک تنظیم آل پاکستان ویمنز ایسوسی ایشن (اپوا) قائم کی۔ وہ ہالینڈ اور اٹلی میں پاکستان کی سفیر بھی رہیں۔

س18۔ بیگم جہاں آرا شاہنواز کا تعارف مختصراً بیان کریں۔

جواب: بیگم جہاں آرا شاہنواز:

بیگم جہاں آرا شاہنواز علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے گہرے دوست بیرسٹر شاہنواز کی اہلیہ تھیں۔ 1930ء میں گول میز کانفرنس میں شرکت کے لیے لندن گئیں۔ پھر دوسری اور تیسری گول میز کانفرنسوں میں بھی خواتین کی نمائندگی کی۔ وہ مسلم خواتین میں سیاسی بیداری پیدا کرنے کے لیے آل انڈیا مسلم لیگ ویمن کمیٹی کی رکن بنیں۔ 1940ء میں لاہور میں مسلم لیگ کے تاریخی اجلاس میں شریک ہوئیں۔

س19۔ لیڈی نصرت ہارون کا تعارف بیان کریں۔

جواب: لیڈی نصرت ہارون:

لیڈی نصرت ہارون اُن خواتین میں سے ایک ہیں جنھوں نے تحریک خلافت میں بھرپور حصہ لیا۔ 1925ء میں انھوں نے کراچی میں "اصلاح الخواتین" کے نام سے ایک انجمن قائم کی جسے کراچی میں مسلمان خواتین کی پہلی انجمن ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔

س20۔ پاکستان کے پہلے صدارتی انتخابات کب ہوئے؟

جواب: پاکستان کے پہلے صدارتی انتخابات:

پاکستان کی تاریخ کے سب سے پہلے صدارتی انتخابات 2 جنوری 1965ء کو منعقد ہوئے تھے۔ ان انتخابات میں محترمہ فاطمہ جناح نے جنرل ایوب خان کے مقابلے میں حصہ لیا۔

س21۔ پاکستان کی تعمیروترقی میں حصہ لینے والی چند خواتین کا تذکرہ کریں۔

جواب: پاکستان کی تعمیروترقی میں حصہ لینے والی چند خواتین کا کردار:

پاکستان کی تعمیروترقی میں حصہ لینے والی چند خواتین مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ محترمہ بے نظیر بھٹو دو مرتبہ پاکستان کی وزیر اعظم بنیں۔

2۔ فیصل آباد کی ایک لڑکی ارفع کریم نے 9 سال کی عمر میں کمپیوٹر ٹیکنالوجی میں اعلیٰ قابلیت کا سرٹیفکیٹ حاصل کیا۔ وہ آج ہم میں موجود نہیں ہیں لیکن ان کا نام ہمیشہ زندہ رہے گا۔

3۔ ایک خاتون شمشاد اختر سٹیٹ بنک آف پاکستان کی گورنر رہ چکی ہیں۔

4۔ سماجی شعبے میں محترمہ بلقیس ایدھی کئی دہائیوں سے لاکھوں پاکستانیوں کی زندگیوں میں بہتری لانے میں مصروفِ عمل ہیں۔

5۔ محترمہ ڈاکٹر نفیس صادق اقوام متحدہ میں انڈر سیکرٹری جنرل کے عہدہ پر فائز رہ چکی ہیں۔ یہ دنیا کی پہلی خاتون تھیں جو اقوام متحدہ میں تنے اعلیٰ عہدے پر فائز ہوئیں۔

6۔ پاکستان کی ایک بیٹی ثمینہ بیگ، پاکستان کی پہلی خاتون ہیں جو کے ٹو پہاڑ کو سر کر چکی ہیں۔ اس کے علاوہ ثمینہ دنیا کے سات براعظموں کی سات بلند ترین چوٹیوں کو بھی سر کر چکی ہیں۔

س22۔ محترمہ بلقیس ایدھی کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: محترمہ بلقیس ایدھی:

محترمہ بلقیس بانو ایدھی عبدالستار ایدھی کی بیوہ اور ایدھی فاؤنڈیشن کی بھی سربراہ ہیں۔ حکومت پاکستان نے انھیں ہلالِ امتیاز سے نوازا ہے۔ بلقیس ایدھی فاؤنڈیشن لاوارث بچوں کی دیکھ بھال سے لے کر لاوارث اور بے گھر لڑکیوں کی شادیاں کروانے کی ذمہ داری بھی انجام دیتی ہے۔

س23۔ عالمی ادرہ صحت کے مطابق تشدد سے کیا مراد ہے؟

جواب: عالمی ادارہ صحت کے مطابق تشدد:

عالمی ادارہ صحت کے مطابق تشدد وجسمانی قوت یا جبر کا وہ ارادتاً استعمال ہے، جس میں زخم، موت، نفسیاتی تکلیف یا کسی چیز سے محرومی ممکن ہو۔

س24۔ اقوام متحدہ کے مطابق نسوانی تشدد سے کیا مراد ہے؟

جواب: اقوام متحدہ کے مطابق نسوانی تشدد:

اقوام متحدہ کے مطابق خواتین پر تشدد وہ عمل ہے جس میں جسمانی، دماغی یا جنسی نقصانات شامل ہیں۔ اس طرح عورت کو اس کی عوامی یا ذاتی زندگی میں دھمکی آمیز باتوں اور جبر سے آزادی کی نعمت سے محروم کر دیا جاتا ہے۔

س25۔ پاکستان میں خواتین کس طرح کے تشدد کا شکار ہیں؟

جواب: پاکستان میں نسوانی تشدد:

دنیا کے دیگر حصوں کی طرح پاکستان میں بھی خواتین تشدد کا شکار ہوتی ہیں۔ پاکستان میں خواتین پر مختلف طریقوں سے تشدد کیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر قتل، ہراساں کرنا، تیزاب پھینکنا، گھریلو تشدد، تسلی بخش جہیز نہ لانے پر سسرال کی طرف سے تشدد وغیرہ۔ تشدد نہ

صرف جسمانی ہوتا ہے بلکہ یہ جذباتی اور معاشی تنگی کی صورت میں بھی ظاہر ہوتا ہے۔

س26۔ نسوانی تشدد میں مجرم اور ستم زدہ کون ہوتے ہیں؟

جواب: مجرم اور ستم زدہ لوگ:

تشدد کا شکار ہونے والی خواتین میں دیہاتی، شہری، امیر، غریب اور مختلف اعتقادات پر یقین رکھنے والی خواتین شامل ہیں۔ بعینہٖ مجرم بھی کسی مخصوص طبقے سے تعلق نہیں رکھتے بلکہ ان میں بھی امیر، غریب، مذہبی، غیر مذہبی تعلیم یافتہ اور غیر تعلیم یافتہ افراد شامل ہوتے ہیں۔ مجرم تشدد کا شکار ہونے والی خاتون کے جاننے والے ہو سکتے ہیں یا وہ اجنبی بھی ہو سکتے ہیں۔ اسی طرح بعض اوقات عورت بھی عورت پر تشدد کر گزرتی ہے۔

س27۔ خواتین پر تشدد کی وجوہات بیان کریں۔

جواب: نسوانی تشدد کی وجوہات:

تشدد کی درج ذیل وجوہات ہو سکتی ہیں:

1۔ معاشرے نے اس کو بالعموم مشترکہ عمل سمجھ کر قبول کر لیا ہے۔

2۔ مجرموں کے خلاف سزا پر عمل درآمد نہیں ہوتا۔

3۔ معاشرے میں عدم مساوات اور برابری کا نہ ہونا۔

4۔ مزید یہ کہ اسلام میں خواتین کو جو حقوق دیے گئے ہیں ان سے خواتین واقف نہیں ہوتیں۔

س28۔ یہ دلیل غلط کیوں ہے جس کے مطابق تشدد زدہ خاتون کا اپنا قصور ہوتا ہے؟

جواب: غلط مفروضہ:

یہ غلط مفروضہ رائج ہو چکا ہے کہ خواتین اپنی غلطی کی وجہ سے تشدد کا شکار ہوتی ہیں۔

حقیقت:

بعض لوگوں کی یہ دلیل ہوتی ہے کہ تشدد کا انحصار خواتین کے ملبوسات، ان کی ازدواجی حیثیت، ان کے طرز حیات اور ان کی سوچ کی بنا پر ہوتا ہے۔ یہ دلیل غلط ہے کیوں کہ اس کا وبال مجرم کے بجائے مظلوم عورت پر ہوتا ہے۔ اس بات کا سمجھنا ضروری ہے کہ تشدد میں صرف مجرم ہی قصوروار ہوتا ہے، مظلوم عورت نہیں۔ تشدد کا ارتکاب عام طور پر اس وقت ہوتا ہے جب جھگڑے کے حل کا کوئی دوسرا راستہ موجود نہ ہو۔ بہر حال جھگڑے کے حل کے لیے صلح صفائی کا طریقہ اختیار کیا جائے تاکہ تشدد کے واقعات میں کمی اور خاتمہ ہو سکے۔

س29۔ یہ دلیل کیوں غلط ہے جس کے مطابق نسوانی تشدد کا ارتکاب اس وقت ہوتا ہے جب خواتین گھر سے باہر کوئی کردار ادا کرتی ہیں؟

جواب: غلط مفروضہ:

یہ کہ عورتوں پر تشدد کا ارتکاب اس وقت ہوتا ہے جب وہ گھر سے باہر کوئی کردار ادا کرتی ہیں۔

حقیقت:

ہمارے معاشرے میں عورتوں کی گھر سے باہر کی زندگی عموماً بڑی غیر محفوظ ہے، اس لیے عورتوں کو عوامی مقامات پر جانے سے منع کیا جاتا ہے۔ یہ تصور بھی غلط ہے۔ عورتوں پر تشدد باہر کی طرح گھر میں بھی ہو سکتا ہے۔ بہر حال عوامی جگہوں پر جانا مرد اور عورت دونوں کا یکساں حق ہے۔ عوامی مقامات پر جانے کے لیے عورتوں پر پابندی لگانے کے بجائے اُن مقامات کو قابل رسائی اور محفوظ بنایا جائے۔

س30۔ کم عمری کی شادی پر پابندی کا ایکٹ 2015ء کیا ہے؟

جواب: پنجاب میں کم عمری کی شادی پر پابندی کا ایکٹ 2015ء:

پاکستان میں کم عمری کی شادی کا رواج عام ہے۔ پنجاب میں شادی کی قانونی عمر لڑکیوں کے لیے 16 سال اور لڑکوں کے لیے 18 سال مقرر ہے۔ پنجاب کی صوبائی اسمبلی نے 2015ء میں شادی ایکٹ میں ترمیم کی ہے کہ اگر والدین، نکاح رجسٹرار یا یونین کونسل کا عملہ 16 سال سے کم عمر لڑکیوں اور 18 سال سے کم عمر لڑکوں کی شادی کرواتا ہے، تو ان کو قید اور بھاری جرمانے کی سزا دی جائے گی۔

س31۔ حکومت پنجاب کا تحفظ نسواں ایکٹ 2015ء سے کیا مراد ہے؟

جواب: حکومتِ پنجاب کا تحفظ نسواں ایکٹ 2015ء:

خواتین کو تحفظ فراہم کرنے کے لیے 24 فروری 2016ء میں پنجاب حکومت نے ''پنجاب تحفظ نسواں ایکٹ'' منظور کیا۔ یہ ایکٹ ان خواتین کو انصاف، تحفظ اور امداد مہیا کرتا ہے جو تشدد کا شکار ہوتی ہے۔ یہ ایکٹ تشدد زدہ متاثرہ خواتین کو مختلف جرائم سے تحفظ دے کر انصاف فراہم کرتا ہے، جیسے تشدد کے اظہار، گھریلو بدسلوکی، جذباتی اور نفسیاتی بے ہودگی، معاشی تنگی، پیچھا کرنا اور سائبر کرائمز وغیرہ۔

س32۔ پنجاب حکومت کے نسوانی تشدد کے خاتمے کے لیے کیے گئے کوئی دو اقدامات لکھیں / پنجاب تحفظ نسواں ایکٹ کے مقاصد بیان کریں۔ (L.B. 2022)

جواب: نسوانی تشدد کے خاتمے کے لیے اقدامات:

نسوانی تشدد کے خاتمے کے لیے پنجاب حکومت نے جو اقدامات کیے اُن میں سے دو درج ذیل ہیں:

1۔ پنجاب کی صوبہ اسمبلی نے 2015ء میں شادی ایکٹ میں ترمیم کی کہ اگر والدین، نکاح رجسٹرار یا یونین کونسل کے کارندے مقررہ عمر سے کم لڑکے اور لڑکیوں کی شادی کرتے ہیں تو اُن کو قید اور بھاری جرمانے کی سزا دی جائے گی۔

2۔ خواتین کو تحفظ فراہم کرنے کے لیے 24 فروری 2016ء میں پنجاب حکومت نے پنجاب تحفظِ نسواں تشدد ایکٹ منظور کیا ہے۔ یہ ان خواتین کو انصاف، تحفظ اور امداد مہیا کرتا ہے جو تشدد کا شکار ہوتی ہے۔

س33۔ ضلعی سطح پر انسدادِ تشدد مراکز برائے خواتین میں کون سی سہولیات میسر ہیں؟

جواب:

1۔ تشدد زدہ متاثرہ خواتین کو پولیس تک رسائی۔

2۔ طبی، قانونی اور نفسیاتی امداد کی فراہمی۔

3۔ محافظ ٹیموں سے رابطہ۔

4۔ ٹال فری نمبر اور (SMS) نمبر 8787 کے ذریعے بھی پولیس سے رابطہ۔

س34۔ اقوامِ متحدہ کے انسانی حقوق کے سلسلے میں کیے گئے اقدامات لکھیں۔

جواب:

1۔ اقوامِ متحدہ کے انسانی حقوق کے آفاقی منشور 1948ء میں مردوں اور عورتوں کے مساوی حقوق کی بات کی گئی۔

2۔ 1979ء کو اقوامِ متحدہ کی جنرل اسمبلی میں خواتین کے خلاف امتیازی سلوک کی تمام اقسام کے خاتمے کے کنونشن کو منظور کیا گیا۔